صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

مباحثات

بروز سوموار مورخہ **24** نومبر **2014**ء

(بمطابق یکم صفر **1436** ہجری)

جلد **15** شمارہ **12**

سرکاری رپورٹ

مندرجات	صفحہ نمبر
1۔تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ	550
2۔رسمی کارروائی	551
3۔۔نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات	559
4۔اراکین کی رخصت	573
5۔تحاریک التواء	573
6۔توجہ دلاؤ نوٹس ہا	587
7۔ہنگامی قانون کا ایوان کی میز پر رکھا جانا	594
8۔مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا	596
9۔مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سروس ٹربیونل مجریہ 2014 کا متعارف کرایا جانا	596

10۔ مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2014 کا متعارف کرایا جانا (ایمرجنسی ریسکیو سروسز) **597**

11۔ مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا **597**

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 24 نومبر 2014ء بمطابق یکم صفر 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

قَدۡ خَلَتۡ مِن قَبۡلِكُمۡ سُنَنٞ فَسِيرُواْ فِي ٱلۡأَرۡضِ فَٱنظُرُواْ كَيۡفَ كَانَ عَٰقِبَةُ ٱلۡمُكَذِّبِينَ O هَٰذَا بَيَانٞ لِّلنَّاسِ وَهُدٗى وَمَوۡعِظَةٞ لِّلۡمُتَّقِينَ O وَلَا تَهِنُواْ وَلَا تَحۡزَنُواْ وَأَنتُمُ ٱلۡأَعۡلَوۡنَ إِن كُنتُم مُّؤۡمِنِينَ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلۡعَظِيم۔

(ترجمہ): تم لوگوں سے پہلے بھی بہت سے واقعات گزر چکے ہیں تو تم زمین کی سیر کر کے دیکھ لو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔ یہ (قرآن) لوگوں کیلئے بیان صریح اور اہل تقویٰ کیلئے ہدایت اور نصیحت ہے۔ اور (دیکھو) بے دل نہ ہونا اور نہ کسی طرح کا غم کرنا اگر تم مومن (صادق) ہو تو تم ہی غالب رہو گے۔

و آخِرُ الدعَوَانا أَنِ ٱلۡحَمۡدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلۡعَٰلَمِينَ۔

جناب سپیکر: مفتی، کوئسچنز آور، کوئسچنز آور۔ ہں کریم صاحب، کریم بابک، کریم بابک صاحب۔

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب! میں ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، کریم بابک صاحب۔ وہ ایک ایشو Highlight کرنا چاہتے ہیں۔

جناب عبدالکریم: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہں جی، کوئسچن سے پہلے یہ ایک بات کرنا چاہتے ہیں، Basically میں نے۔۔۔۔

رسمی کارروائی

جناب عبدالکریم: شکریه جناب سپیکر صاحب. پرون د شپې جی ساړهې تین بجو ټائم کښې زمونږ د ضلع صوابۍ معزز رکن سلیم، بابر سلیم صاحب په کور باندې د دروازې مخې ته یو بم اوغورځولې شو چې هغې سره د هغوی هغه ګیټ او کورته هم جزوی نقصان، شکر دے چې الله پاک خیر کړے دے، څه جانی نقصان نه دے شوے. دا هاؤس او مونږ ټول ملګری د دې مذمت کوؤ او Concerned authority او حکومت ته زمونږ د دې هاؤس د طرف نه دا خواست دے چې په دې سخت ایکشن واخلی چې دا د صوابۍ د امن وامان خرابولو وړومبے Step دے. ډیره مهربانی.

جناب سپیکر: عنایت خان۔

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: یہ Respond کر لیں، اس کے بعد۔

محترمہ نگہت اورکزئی: اسی سے Related بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی جی، میڈم، میڈم!

محترمہ نگہت اورکزئی: جی، شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ ہم تمام لوگ اس بات کی شدید مذمت کرتے ہیں اور صوابی نہیں بلکہ میرا خیال ہے اس ہاؤس کا ہر رکن اسمبلی جو ہے، چاہے وہ ادھر کے ہیں یا ادھر کے ہیں، ان کے ساتھ یہ حادثات پیش آرہے ہیں لیکن اس پہ انتظامیہ بالکل خاموش بیٹھی ہوئی ہے اور کسی قسم کا اس پہ ایکشن نہیں ہو رہا۔ جناب سپیکر صاحب، جو میں نے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنے کی اجازت چاہی تھی، وہ یہ ہے کہ اسی کے ساتھ Related یہ ہے کہ ہمارا جو بم ڈسپوزل سکواڈ ہے جناب سپیکر صاحب! اس

میں Over four hundred لوگ جو ہیں وہ کام کر رہے ہیں لیکن اس میں صرف چالیس لوگ جو ہیں وہ صرف گورنمنٹ کے Payroll پہ ہیں، باقی لوگ جو ہیں، اگر خدانخواستہ وہ اگر Expire ہو جائیں یا کچھ ہو جائے تو ان کیلئے کوئی کسی قسم کا وہ نہیں ہے، تواسلئے سر! اسی سے Related بات ہے کیونکہ جہاں پہ بھی بم تلاش ہوتا ہے یا جہاں پہ ملتا ہے تو یہ لوگ جاتے ہیں، تو میں نے آپ کے توسط سے ہاؤس میں یہ بات رکھ دی ہے۔ تو ہم اس واقعے کی بھی مذمت کرتے ہیں اور اس کو بھی اگر دیکھ لیا جائے تو مہربانی ہو گی۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب مولانا صاحب، مولانا صاحب، مولانا صاحب!

<u>قائد حزب اختلاف:</u> بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ ایک تو میں اس واقعے کی، ہم اپوزیشن کی طرف سے شدید اس کی مذمت بھی کرتے ہیں اور بارہا مذمت ہر واقعے پہ ہوتی، آپ کے سامنے ہوتا ہے لیکن اس کا کوئی مداوا نہیں ہو پا رہا ہے جناب سپیکر، تو ایک تو یہ ضروری ہے کہ اس طرح کے واقعات جو رونما ہو رہے ہیں اور ان کی تفصیلات اور آج کل کے جو حالات ہیں، اس حوالے سے بھی تو یہ انتہائی افسوسناک واقعہ ہوا ہے اور اس پہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ اس کا بھرپور طور پہ کوئی انکوائری ہونی چاہیئے اور وہ معلومات ہونی چاہیئے اور ان لوگوں تک رسائی ہونی چاہیئے تاکہ وہ پکڑ میں آسکیں اور دوبارہ اس طرح کے واقعات نہ ہو سکیں جناب سپیکر! میں تھوڑا سا آپ سے ٹائم چاہوں گا کہ پچھلے دنوں بھی جب ایجنڈے پر تھا کہ ہم نے سیاسی حالات پر بحث کرنی ہے لیکن وہ ایجنڈا تک ہم پہنچ نہیں سکے لیکن آج میں صرف دو باتوں کی طرف جانا چاہتا ہوں اور اس پر میں بات کرنا چاہتا ہوں اور آپ اس کی اجازت بھی دیں کہ میں اس پہ بات کر سکوں۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> مولانا صاحب! اس کا Respond کریں عنایت خان، اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں، صرف یہ Respond کریں، جو واقعہ ہوا ہے، اس کے اوپر یہ Respond کر لیں۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> ٹھیک ہے، میں بعد میں بات کر لوں گا۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس کے بعد، عنایت خان!

<u>جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}:</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ ہم اس کی بھرپور مذمت کرتے ہیں، بابر سلیم صاحب ٹریژری بنچز کے ایم پی اے ہیں اور ایم پی اے لوگ خواہ ٹریژری بنچز سے تعلق رکھتے ہوں یا اپوزیشن بنچز سے، وہ دونوں معزز ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کی Responsibility بنتی ہے کہ ان کو Protection provide کرے، سیکورٹی Provide کرے اور اس قسم کا اگر واقعہ ہوتا ہے تو ہم ان سے بھاگنا نہیں چاہتے ہیں۔ اچھی بات یہ ہے کہ یہ ہمارے لئے

لمحہ فکریہ ہے حکومت کیلئے، اس وقت صوبے کے اندر جو سیچویشن ہے، اس پر ویسے ایڈ جرنمنٹ موشن بھی موجود ہے، سکندر خان کی ایڈ جرنمنٹ موشن بھی موجود ہے، وہ جب موقع آئے گا، اس پہ بات کریں گے، اسلئے میں تفصیلی صورتحال پہ جو ہے شاید اس وقت Respond کروں گا لیکن میں ان کی طرح ان کے جذبات میں شریک ہوں اور اس کو Own کرتا ہوں۔ یہ ہم ایک ہاؤس کے لوگ ہیں، ایک ہاؤس کے لوگ ہیں اور ہماری پروٹیکشن، ہماری سیکورٹی، وہ جوائنٹ ہے، یعنی یہ نہیں ہے کہ ہم ان سے وہ ہیں، اسلئے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے نمائندے بھی موجود ہیں، پولیس کی بھی نمائندے موجود ہیں، میں حکومت کی طرف سے ان کو انسٹرکشنز ایشو کرتا ہوں اور اس پورے ہاؤس کی اور ایوان کی تشویش ان کو مطلب یہ ہے کہ یہ وہ نوٹ کرلیں اور اس واقعے کی بھرپور اور فوری تحقیقات کرلیں اور اس کے پیچھے جو عناصر ہیں، ان تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ جو نگہت اورکزئی صاحبہ نے بم ڈسپوزل سکواڈ کی بات کی ہے، اس کو میں نے نوٹ کرلیا ہے اور ان کا پوائنٹ ویسے Valid ہے لیکن جس چیز میں Financial implications involve ہوں، Creation of post involve ہو تو اس کا اعلان اسمبلی کے اندر نہیں کیا جاسکتا ہے۔ یہ میں نے نوٹ کیا ان شاء اللہ اور میں پولیس ڈیپارٹمنٹ اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ ملکر اس پہ ان کے ساتھ ڈسکشن کروں گا اور ویسے ان کا نکتہ جو ہے مجھے Valid لگتا ہے۔ تھینک یو ویری مچ، سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کے حوالے سے میں ایک بات، میں آپ کو، ایک دومنٹ، جیسے مجھے پتہ چلا، میں نے خود ڈی پی او سے بات کی ہے اور اس کو میں نے کہا کہ آپ نے خود Personally اس کی انکوائری کرنی ہے اور تین دن کے اندر اندر مجھے رپورٹ دینی ہے، تو میری اس کے ساتھ بات ہوچکی ہے اور ہم کسی قسم کی اس میں کوتاہی، میں نے کہا کہ کوئی کوتاہی نہ ہو، تو اس نے Commit کیا کہ تین دن کے اندر اندر میں آپ کو 'پراپر' دوں گا۔ جی، حاجی ابرار صاحب!

<u>الحاج برار حسین</u>: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ابرار حسین صاحب!

<u>الحاج ابرار حسین</u>: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آپ کا۔ اس طرح بات میں آپ سے، کیونکہ صوبائی اسمبلی ہمارا ایک جرگہ ہے، جس طرح عدالتوں میں بھی وکیل جاتے ہیں، ان کا بھی ایک جرگہ ہوتا ہے۔ جو میرے ساتھ زیادتی ہوئی ہے، میں آپ کو، اسی ہاؤس کو اور لوگوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ جو ہماری منسٹری گئی ہے، وہ بھی جہانگیر ترین کی وجہ سے گئی ہے، اس کا اور میرا ذاتی کیس پہلے سے چل رہا تھا، میں Proof کے ساتھ،

کوئی آدمی میڈیا والا چاہتا ہے، کوئی اور کسی جگہ جانا چاہتا ہے، جدھر بھی جانا چاہتا ہے، میں آپ کو Prove کر کے، اب میں Proofs دے سکتا ہوں۔ میرے حلقے PK-57 میں میں نے لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ جہانگیر ترین نے دس ہزار ارب کے پتھر، میرے حلقے سے روزانہ کی بنیاد پر چالیس پچاس لاکھ اس کا جاتا ہے، میں نے الیکشن سے پہلے لوگوں کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ میں یہ چیز بند کروں گا اور اس کی رائلٹی میں دوں گا تناول کے لوگوں کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ابرار صاحب۔

الحاج ابرار حسین: آپ سر جی، سر جی، بس یہ پہلی دفعہ۔۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات سمجھ نہیں آ رہی۔

الحاج ابرار حسین: میں آپ کی وساطت سے، آپ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں، نہایت توجہ کی بات ہے، جو میرے حلقے کے لوگوں کی بات ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں۔۔۔۔۔

الحاج ابرار حسین: ادھر سے روزانہ پتھروں کی سو سے دو سو گاڑیاں جاتی ہیں، میں نے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ اس طرح کریں، اس پر ایک Written motion دے دیں۔

الحاج ابرار حسین: Written دے دیں گے، وہ بھی دے دیں گے لیکن آپ بات میری۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس طرح نہیں ہوتا ناں، آپ مجھے Written میں کچھ دے دیں۔

الحاج ابرار حسین: وہ بھی دے دیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ آپ Written میں دے دیں، وہ آپ کو بتائیں، انیسہ بی بی! آپ اس کی تھوڑی جو Help چاہتے ہیں، وہ مجھے Written میں دے دیں تاکہ میں اس کو اسمبلی کے فلور پہ، مولانا صاحب، وہ میں آپ کو، انیسہ بی بی کی پھر میں کر دوں گا۔ جی جی، جی مولانا صاحب!

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر۔ میں اپنی بات زیادہ لمبی نہیں کروں گا لیکن دو چیزیں ہیں جس کی طرف میں ایوان کی توجہ بھی دلانا چاہتا ہوں اور انتہائی اہم ہے جناب سپیکر! پچھلے دنوں ایک تو واقعہ ہوا تھا ڈی آئی خان میں اور ڈی آئی خان کے ہاسپٹل میں ہوا تھا اور اس میں دو بچوں کو غلط انجکشن لگوا کر وہ موت کے منہ میں چلے گئے تھے، چونکہ اس دن بات نہیں ہو سکی، یہ چند دن پہلے کا واقعہ ہے جناب سپیکر! تو ہم سمجھتے ہیں کہ جہاں پر ہماری حکومت صحت کے انقلاب کی بات

کرتی ہے اور اس وقت ہم دنیا میں بدنامی کی طرف جارہے ہیں کہ پولیو کے حوالے سے ہمارے صوبے کے جتنے کیسز سامنے آرہے ہیں اور ہمیں ڈر ہے، یہ خطرہ ہے کہ یہ چیز اتنی زیادہ آگے جارہی ہے پوری دنیا میں کہ ہمارے اوپر پابندیاں لگ سکتی ہیں اور ہمارے علاقے کے لوگ جو دوسرے ملکوں میں مزدوری کے سلسلے میں یا بزنس کے حوالے سے وہاں پہ رہتے ہیں، تو ہمیں اس کا خطرہ ہے کہ وہ لوگ پاکستان آئیں گے اور پھر دوبارہ ان کو شاید ان ملکوں میں نہ جانے دیا جائے، تو لہذا اس چیز پر توجہ دینی چاہیئے۔ جو ہم انقلاب کی بات کرتے ہیں اور صورتحال ہماری یہ ہو کہ ہم دن بہ دن اس طرف جارہے ہیں کہ پوری دنیا میں ہم بدنامی کا باعث ہورہے ہیں کہ پولیو میں جو کیسز ہمارے صوبے کے سامنے آرہے ہیں تو جناب سپیکر! آگے ہمیں ہی وہ سب کچھ Face کرنا پڑے گا، وہ تکلیف جو اور لوگوں کو ہوگی، جن کا باہر دنیا میں آنا جانا ہوگا، ان کو جو تکالیف جناب سپیکر! اب بھی ہے اور ہر تین مہینے کے بعد اس کو دوبارہ دیکھا جاتا ہے تو ہمیں یہ ڈر ہے کہ آگے دنوں میں ہمارے اوپر، ہمارے پاکستان کے اوپر پابندیاں لگ جائیں تو اس چیز کو سامنے رکھنا چاہیئے، ہمیں اس طرح توجہ دینی چاہیئے تاکہ ہم اس مشکل سے اس صوبے کو اور اس قوم کو نکال سکیں اور دوسری بات جناب سپیکر! یہ ہے کہ پچھلے دنوں بنوں میں واقعہ ہوا تھا آئی ڈی پیز کے حوالے سے اور جو پولیس نے وہاں پہ ظلم و بربریت وہاں پہ کی اور پولیس کا ہی چند پیسوں کے لینے سے کہ لائن سے آگے پیچھے لوگوں کو کرنے کے حوالے سے جو جھگڑا ہوا اور وہاں پہ پولیس کی طرف سے جو ظلم ہوا اور زیادتی ہوئی اور پھر ان لوگوں کو، آئی ڈی پیز کو جیلوں میں ڈالا گیا جناب سپیکر! تو آپ ہمیں بتائیں، یہ ایوان کے سامنے میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ہمارے مہمان ہیں، جن لوگوں نے قربانی دی اپنی قوم کیلئے، ان کے گھر جو ہیں وہ مسمار ہوچکے ہیں، ان کے گھر اس وقت زمین پر موجود نہیں ہیں جناب سپیکر! اور ہم ان کا واپس جانے کا کوئی عملی طریقہ بنائیں اور ان کو ہم وہ سہولیات پہنچائیں اور ہم اس آپریشن کو جتنا جلدی ختم کرسکیں، وہ تو اپنی جگہ پر ہے لیکن جو مسائل ان کے ہیں، ان کے مسائل میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے اور وہ ہمارے اس 'سیٹلڈ' ایریا میں اس صوبے کی سرزمین پر موجود ہیں اور ان کے ساتھ ہمارا رویہ اگر یہ ہو جناب سپیکر! تو ہم وہ کیا احساس دلانا چاہتے ہیں، ان کو کیا سوچ دلانا چاہتے ہیں کہ ہم نے یہاں پر آکر جو قربانی اپنے ملک و قوم کیلئے دی ہے تو یہاں ہم نے بھی آپ کے ساتھ وہی سلوک کرنا ہے، جو اس وقت آپ اپنا علاقہ اور اپنا گھر چھوڑ چکے ہیں جناب سپیکر!، اور پھر جناب سپیکر! میں تھوڑا سا آپ کو فگر بتانا چاہتا ہوں، اس صوبے کے حوالے سے جو پولیس کے حوالے سے ہے جناب سپیکر! کہ جس میں ہم یہ تو ضرور کہتے ہیں کہ

ہم نے پولیس کو غیر سیاسی کر دیا اور ہمیں یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ پولیس کے غیر سیاسی کا مطلب کیا ہے؟ یعنی سیاست تو مدبرانہ فیصلوں کو کہتے ہیں، ملک و عوام کی بھلائی اور خیر خواہی میں تدبر کے فیصلے کئے جاتے ہیں جناب سپیکر! اور وہاں ہم الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ ہم نے پولیس کو غیر سیاسی کر دیا اور پھر پورے ملک میں ایک کریڈٹ لینا چاہتے ہیں جناب سپیکر! لیکن میں آپ کو تین چار فگرز بتانا چاہتا ہوں اور وہ انتہائی ضروری ہیں۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

<u>قائد حزب اختلاف</u>: جناب سپیکر، اس وقت پولیس کا جو کام ہے جناب سپیکر، وہ ہے کرائمز کو کنٹرول کرنا اور اس وقت ہمارے پچھلے دو مہینوں کا جو ریکارڈ ہے اور جو ہوم منسٹری کا ریکارڈ ہے جناب سپیکر! ہماری بھتہ خوری جو ہے، وہ 900% زیادہ ہو چکی ہے، imagine 900% کریں جناب سپیکر! دہشت گردی کے حوالے سے تیس پرسنٹ ہمارا اضافہ ہوا ہے جناب سپیکر! اور اغواء برائے تاوان میں چوالیس پرسنٹ اضافہ ہوا ہے اور ڈکیتی میں ساٹھ پرسنٹ اضافہ ہوا ہے جناب سپیکر! اور چوری میں پینسٹھ پرسنٹ اور عورتوں کے حوالے سے جو کرائمز ہیں، ان میں چالیس پرسنٹ جناب سپیکر! اضافہ ہوا ہے اور اس کے علاوہ جو لوگ ذبح کئے جاتے ہیں اور روڈوں پہ پھینکے جاتے ہیں اور یہ ٹولیاں بن چکی ہیں جناب سپیکر! جو گھروں میں جاتی ہیں، ڈاکہ ڈالتی ہیں اور ان لوگوں کے سامنے عورتوں کی عزت لوٹی جاتی ہے جناب سپیکر! اور پھر اس کے بعد قتل کر کے باہر روڈوں پہ ان کو ڈالا جا رہا ہے جناب سپیکر! یہ ہماری صورتحال ہے اور یہ جو نیوز اخبار ہے جناب! میرے خیال میں 'ڈان' نیوز کہ یہ تقریباً تین ہزار ہماری سرکولیشن تھی اس صوبے کی اور اب اس وقت سترہ سو تک آ چکی ہے اور اس کی وجہ جناب سپیکر! یہ نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں سے جو بھی پڑھا لکھا طبقہ ہے وہ یہاں سے شفٹ ہو گیا ہے، یہاں سے وہ تاجر بن کے دوسرے علاقے میں گئے ہیں اور وہاں اپنا روزگار کر رہے ہیں اور اسلام آباد میں، پنجاب میں اور سندھ کی طرف لوگ Migrate ہوئے ہیں، باہر دنیا کی طرف Migrate کر کے چلے گئے ہیں۔ تو جناب سپیکر! ہم اس پہ سیاست کریں کہ جی ہم نے پولیس کو سیاسی، غیر سیاسی کر دیا ہے اور یہاں حال یہ ہو کہ کرائمز کو جو پولیس کنٹرول کرتی ہے اور اس کی صورتحال جناب سپیکر! یہ ہو تو پھر ہم کیسے کہہ سکتے ہیں اور پھر یہ ہم سوچنے پہ مجبور ہیں کہ پھر ہم عوام کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں، قوم کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں، ملک کے ساتھ بھی ہم مخلص نہیں ہیں جناب سپیکر! تو یہ جو صورتحال ہے، ہمیں تو چاہیئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! سکندر خان کی ایڈ جرنمنٹ موشن ہے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے، ابھی آج ایجنڈے پہ ہے، اس پہ پوری ڈسکشن کر لیں گے۔

قائد حزب اختلاف: آدھا منٹ جناب سپیکر! میں لیتا ہوں جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

قائد حزب اختلاف: تو ہمیں چاہیئے کہ جو ہم ضد کی سیاست کر رہے ہیں، ہمیں صوبے پہ توجہ دینی چاہیئے، ہم صوبے میں ان کرائمز کو اگر ختم کر لیں تو یہ بہت بڑا احسان ہو گا، اس قوم کے اوپر اور اس صوبے کے اوپر لیکن ہم بجائے اس کے کہ ہم اپنے صوبے پہ دھیان دیں، ان کے مسائل کو حل کریں، ہمارا صوبہ بھرپور مسائل میں الجھا ہوا ہے اور ہم مسائل کی طرف توجہ نہیں دے رہے ہیں جناب سپیکر! الزامات پہ الزامات لگائے جا رہے ہیں اور الزامات بھی جناب سپیکر! وہ لوگ لگاتے ہیں، ہم پہ وہ لوگ الزامات لگاتے ہیں جن کا نہ آگے دامن ہے اور نہ پیچھے دامن ہے۔ جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ، جی۔

جناب سپیکر: شہرام خان، شہرام خان، شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: شکریہ۔ مولانا صاحب نے دو تین چیزوں کی طرف اشارہ کیا اور بات کی، ڈی آئی خان کے حوالے سے جو اس دن Incident ہوا کہ دو بچے غلط ویکسین کی وجہ سے جن کی Death ہوئی ہے، پہلے میڈیا پہ آ رہا تھا کہ چھ بچے ہیں اور جب ہم نے Investigate کیا تو وہ دو تھے اور وہ دونوں غلط ویکسین کی وجہ سے ان کی Death نہیں تھی جو مجھے انفارمیشن دی گئی ہے، بہر حال چونکہ Premature بچے پیدا ہوئے تھے، وہ Already critical condition میں تھے اور اس کی وجہ سے ان کی Death ہوئی تھی اور اس میں Already investigation، ہم نے انکوائری آرڈر کر دی ہے، ایک دو دن میں اس کی رپورٹ آ جائے گی، تو ان شاء اللہ جو Facts ہوں گے، وہی سامنے رکھے جائیں گے، جہاں پہ غلطی ہوئی ہے کسی سے تو اس کے ساتھ بالکل گزارہ نہیں کیا جائے گا، اس پہ ہم بالکل کلیئر ہیں۔ میں نے ڈی ایچ او، ایم ایس، سیکرٹری ہمارا نیا آیا ہے، اس کو بھی میں نے انسٹرکشنز دے دی ہیں، ڈی جی نے Arrival نہیں کی ہے، ان شاء اللہ میرے خیال سے آج یا کل وہ Arrival کریں گے تو ان کو بھی یہ ٹاسک دے دیا گیا ہے کہ Facts finding جو بھی، ہمارے ساتھ شیئر کئے جائیں اور جو اگر کہیں پہ غلطی ہے تو اس کے ساتھ سختی کی جائے گی، اس کو معافی نہیں دی جائے گی۔ دوسری بات مولانا صاحب نے پولیو کے حوالے سے کی، آج ایک افسوسناک واقعہ ہوا کہ ایک پولیو ورکر جس کیلئے ہم دعا گو بھی ہیں، میں ہاسپٹل

میں اس سے مل کے بھی آیا ہوں کہ اس کو آج چارسدہ میں گولی سے مارا گیا، زخمی ہے، He is in critical condition اور چونکہ ہماری ممند ایجنسی ہے، اسی کے بارڈر پہ وہ Campaign کر رہے تھے، Volunteers تھے، موٹر سائیکل والے آئے، ان کے ساتھ گپ شپ لگائی اور پھر The person he shot the polio worker، So وہ Under treatment ہے، اس کیلئے ہم دعا گو ہیں۔ پولیو کے حوالے سے خیبر پختونخوا کی حکومت بالکل Focused ہے، اکیس اضلاع میں Campaign، ایک ہو رہی ہے پشاور میں، چارسدہ میں، ایک ایک دن کی Campaign ہو رہی ہے، ہم مانتے ہیں کہ پولیو کیسز بڑھ گئے ہیں اور نہ صرف خیبر پختونخوا میں، سب سے زیادہ فاٹا میں بڑھے ہیں، پھر کے پی میں، پھر باقی Provinces میں بھی بڑھے ہیں، اس کیلئے Comprehensive plan تیار کیا گیا ہے، Low transmission season start ہو گیا ہے جس میں ابھی ہم چل رہے ہیں، اس میں جتنی زیادہ ویکسی نیشن، جتنے زیادہ بچوں تک ہم رسائی ممکن بنائیں گے، اتنا ہی فیوچر میں ان شاء اللہ اچھے ریزلٹس ہمیں ملیں گے۔ اس کے حوالے سے ایک اور بات میں کرنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ایک ہی علاقے میں Campaign کریں گے اور باقی علاقوں میں یا پاس والے فاٹا میں یا باقی صوبے ہیں وہاں پہ Campaign effective نہیں ہو گی تو Automatically virus چونکہ Travel کرتا ہے ایک جگہ سے دوسری جگہ، تو اس کی وجہ سے پوری قوم کو اس سے خطرہ ہے۔ تو اس پہ حکومت بالکل سیریس ہے، Focussed ہے، کوئی Compromises نہیں ہیں اور نہ ہوں گی اور نہ غلطی کی گنجائش ہے، سیکرٹری خود جاتا ہے، میں جاتا ہوں، پوری ٹیم جاتی ہے، DCs کے ساتھ بھی ہماری میٹنگ ہوئی اور Recently چیف سیکرٹری صاحب نے ایک میٹنگ کی تھی اور ہم نے ڈی ایچ اوز کو کہا ہے کہ آپ کی جو Polio campaigns ہو رہی ہیں، اس کے اگر اچھے ریزلٹس نہیں ہوں گے تو اس کا Effect آپ کی اے سی آر پہ آئے گا کیونکہ اگر یہاں پہ کہیں کمی ہو گی تو یہ ہمارے مستقبل کا سوال ہے، ہمارے بچوں کا سوال ہے، ہماری آنے والی جنریشن کا سوال ہے تو اس پہ حکومت کوئی Compromise کرنے کیلئے تیار نہیں ہے، ہم بالکل Focused ہیں ان شاء اللہ اور ہم پرامید ہیں کہ پولیو کے خاتمے کیلئے ہم جدوجہد کر رہے ہیں۔ ہاں یہ ریکویسٹ میری پورے ہاؤس سے ہو گی، آنریبل ہاؤس کے جتنے بھی ممبرز ہیں کہ ان کے پورے جتنے بھی صوبے میں ضلعے ہیں، تقریباً ساروں میں مختلف Timing میں Campaigns ہوتی ہیں تو جب Campaigns ہوتی ہیں، اگر Motivation کیلئے یہ اپنے اپنے حلقوں میں ہوں گے اور تھوڑی سی ٹیم

کو سپورٹ دینے کیلئے ان کے ساتھ گراؤنڈ پہ چلے گئے تو میں ان کا شکریہ بھی ادا کروں گا اور یہ میری ریکوسٹ بھی سارے آنریبل ممبرز کو ہو گی کہ یہ ہم مل کے پولیو کے خاتمے کیلئے کام کریں تو میں شکر گزار ہوں گا ان شاء اللہ۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: 'کوئسچنز آور' کی طرف جاتے ہیں۔ جی، مفتی فضل غفور، 2012۔

* 2012 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر برائے مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ؛

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بونیر میں بیرون ممالک سے عطیہ کردہ بلڈوزرز وغیرہ کی بھاری مشینری کئی سالوں سے بے کار پڑی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ مشینری روز بروز خستہ حالی کی طرف جا رہی ہے اور اس کی حفاظت کرنا اور اس کو عوام کے مفاد کیلئے استعمال میں لانا محکمہ کی ذمہ داری ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اس مشینری کی تعداد بمعہ نوعیت اور تخمینہ لاگت / قیمت کی تفصیلات فراہم کریں، نیز حکومت کب تک اس کو مفاد عامہ کیلئے زیر استعمال لائے گی؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع بونیر کو (چائنا ایڈ) پارسا / پی ڈی ایم اے کی جانب سے سال 2010 میں مندرجہ ذیل مشینری عطیہ کی گئی ہے:

1. Truck with crane.
2. Bulldozers 160-KW
3. Bulldozers 100-KW
4. Excavators 180–KW
5. Excavators 124-KW

محکمہ سی اینڈ ڈبلیو بونیر کے پاس مذکورہ مشینری کے آپریٹرز اور ضروری سٹاف کی پوسٹیں نہ ہونے کی وجہ سے اس کو تاحال استعمال میں نہیں لایا جا سکتا ہے۔ تاہم مذکورہ سٹاف کی فراہمی کیلئے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو جلدی بندوبست کر رہا ہے تاکہ متعلقہ مشینری کی حفاظت کی جائے اور اسے مفاد عامہ کیلئے استعمال میں لایا جا سکے۔

(ب) مذکورہ مشینری تحصیل کالونی ڈگر ڈسٹرکٹ سیکرٹریٹ بلڈنگ میں محفوظ مقام پر رکھی ہوئی ہے، مشینری کو بہتر حالت میں برقرار رکھنے کیلئے محکمہ سی اینڈ ڈبلیو مذکورہ سٹاف کی فراہمی کا بندوبست کر رہا ہے۔

(ج) مشینری کی تعداد اور نوعیت کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

S. No.	Name of Machinery	Number
01	Truck with crane	One
02	Bulldozers 160-KW	One
03	Bulldozers 100- KW	One
04	Excavators 180-KW	One
05	Excavators 124-KW	One

چونکہ مذکورہ مشینری حکومت چائنا نے بطور AID فراہم کی تھی، لہذا اس کی تخمینہ لاگت کی تفصیل موجود نہیں ہے۔ آپریٹرز اور ضروری سٹاف کے مہیا ہونے کے بعد مندرجہ بالا مشینری کو زیر استعمال لایا جائے گا۔

مولانا مفتی فضل غفور: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! دا ما چې کوم سوال کړے دے، دا زمونږ قومی اثاثه ده د دې صوبې، ډیر بهاری او ډیر هیوی مشینری زمونږ بونیر کښې هغه داسې پرته ده، هغه باران ته او دغه ته خرابیږی او فارن ایډ دے، چائنا نه راغلې ده۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! اگر آپ اس کو اردو میں بولیں تاکہ اکبر صاحب اس کو صحیح سمجھ سکیں۔

مولانا مفتی فضل غفور: جی جی، جی، ٹھیک ہے جی، میں اردو میں بولوں گا جی۔ تو یہ جو سوال میں نے اٹھایا ہے تو یہ ہمارے بونیر میں پی ڈی ایم اے پارسا کی جانب سے سن 2010ء میں جو مشینری دی گئی ہے چائنا کی طرف سے، تو وہ انتہائی قیمتی مشینری ہے اور وہ دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے وہ مشینری ضائع ہے۔ میں نے جو سوال کیا ہے، انہوں نے جواب تو دیا ہے لیکن بہر حال میں اس حوالے سے مطمئن اسلئے نہیں ہوں کہ نہ کوئی ڈیڈ لائن دی گئی ہے کہ کب ان کیلئے سٹاف Hire کیا جائے گا اور کب ان کو استعمال میں لایا جاسکے گا؟ میرے خیال میں اگر اس کو کمیٹی کو ریفر کریں گے تو بہتر ہو گا، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جناب اکبر خان۔

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! مولانا صاحب نے اس ایوان کی توجہ ایک بہت اچھے مسئلے کی طرف دلائی ہے، یہ صرف بونیر کا مسئلہ نہیں ہے، یہ ہمارے مختلف ڈسٹرکٹس کا یہ مسئلہ ہے کہ مشینری پڑی ہے اور وہ چل ہی نہیں رہی ہے۔ جناب سپیکر! یہ کچھ چھ سات سال آٹھ سال پہلے اباسین کے نام سے ایک کمپنی بنائی گئی جس کا کام تھا کہ اس مشینری کو چلانا اور اس سے پیسے کمانا، تو پانچ چھ سال کے عرصے میں انہوں نے جناب سپیکر! صرف اکیس لاکھ روپے کمائے اور وہ بھی نتھیا گلی میں کوئی برف ہٹانے کا کام تھا اور کروڑوں روپے حکومت کے اس کمپنی کے اوپر لگ گئے، تو

میں نے جیسے ہی Takeover کیا جناب سپیکر! تو میں نے چیف منسٹر صاحب کو ایک سمری موو کی جو کل ہی سمری ہمیں Approve ہو کے آئی ہے جس میں جتنی بھی ختم مشینری ہے، Junk machinery ہے یا ایسی مشینری ہے جس کو چلانے میں اس کی قیمت سے زیادہ خرچہ ہوتا ہے، اس کو ہم بیچ رہے ہیں اور جتنے بھی ہمارے پاس سرپلس سٹاف ہو گا جناب سپیکر! وہ ہم جو یہ کھڑی ہوئی مشینری ہے، اس کے اوپر ہم ان شاء اللہ یہ ایک ہفتے کے اندر اندر مولانا صاحب! ہم سٹاف آپ کو بھیجیں گے اور یہ مشینری میں ابھی جناب سپیکر، SEs کے نیچے، سپرنٹنڈنگ انجینئرز کے نیچے سرکل میں دے رہا ہوں تاکہ جہاں جہاں جس ڈویژن میں چاہیئے ہو اور خصوصی طور پہ ہارڈ سرکلز، سوات ہو گیا، گلیات ہو گیا، دیر ہو گیا کیونکہ یہ مشینری جناب سپیکر! ابھی ہزاروں کی تعداد میں مارکیٹ میں رینٹ کیلئے موجود ہے، وہ زمانہ نہیں، اس زمانے میں مشینری لی جاتی تھی کیونکہ مارکیٹ میں مشینری Available نہیں ہوتی تھی اور ہم یہ ٹھیکیدار کو رینٹ کرتے تھے، آج وہ ہماری ضرورت نہیں ہے، یہ مشینری صرف ایمرجنسی ورکس کیلئے، برف کیلئے، لینڈ سلائیڈ کیلئے ان شاء اللہ استعمال کی جائے گی۔ اگلے ہفتے دس دنوں کے اندر مولانا صاحب! آپ کو ان شاء اللہ اس کے اوپر Activity نظر آئے گی۔

جناب سپیکر: جی، مولانا صاحب۔

مولانا مفتی فضل غفور: سٹاف کو باہر بھیجنے کی بجائے میرے خیال میں اگر اس کیلئے کوئی پوسٹیں آپ سینکشن کریں، بونیر میں بہت سے لوگ اس طرح ہیں، ماشاء اللہ وہ چلا سکتے ہیں اس طرح کی مشینریوں کو تو لوکل سٹاف وہاں پہ ہم لگائیں گے، وہاں لوگوں کو موقع بھی ملے گا ملازمت کا اور۔۔۔۔

مشیر مواصلات و تعمیرات: مولانا صاحب! یہ سٹاف نہ ہونے کی وجہ ہی یہ ہے کہ متعدد بار ایس این ایز گزشتہ ادوار میں بھیجنے کے باوجود ہمیں سٹاف نہیں دیا گیا، یہی وجہ ہے مشینری کے کھڑی ہونے کی اور اس کا حل ہم نے یہ نکالا ہے کہ ختم مشینری کو ہم بیچیں گے اور اس سٹاف کو ان شاء اللہ ہم آپ کیلئے استعمال کریں گے، آپ کی مشینری کیلئے۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! مفتی صاحب! ادھر، آپس میں اب شروع کریں۔ کوئسچن نمبر 2026، مفتی فضل غفور صاحب۔

* 2026 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر برائے مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ بونیر کو ضلع سوات سے ملانے والی اہم شاہراہ براستہ کلیل، راجگلئی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بین الاضلاعی شاہراہوں کو خیبر پختونخوا ہائی وے اتھارٹی سے منسلک کرنا محکمہ کی ذمہ داری ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کو PKHA کے معیار کے مطابق بنانے کیلئے فنڈز کی منظوری ضروری ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے مذکورہ روڈ کو PKHA کے معیار کے مطابق بنانے کیلئے کتنا فنڈ منظور کیا ہے، نیز کب تک حکومت اور محکمہ اسے PKHA سے منسلک کرے گا؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں۔

(ب) یہ ضروری نہیں ہے کہ تمام بین الاضلاعی سڑکیں PKHA کی تحویل میں دی جائیں۔ اس کیلئے باقاعدہ طور پر PKHA Council ہے جس کے چیئرمین وزیر اعلیٰ صاحب ہیں۔ PKHA Council کی میٹنگ میں جن سڑکوں کی منظوری Criteria کے تحت ہوتی ہے ان کو PKHA کے حوالے کیا جاتا ہے۔

(ج) مذکورہ روڈ کو PKHA کی معیار کے مطابق بنانے کیلئے فی الحال فنڈ مختص نہیں ہوا ہے اور نہ ہی یہ روڈ PKHA کی تحویل میں آیا ہے۔

(د) مذکورہ روڈوں کو PKHA کی تحویل میں لانے کا طریقہ کار جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: زہ مطمئن یم جی، جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: کوئسچن نمبر 2029 بھی آپ کا ہے۔

* 2029 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات کے زیر انتظام صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں ڈسٹرکٹ کونسل میں ایم سی ایس فنڈز سے مالی سال 14-2013 کی ترقیاتی سکیمز شروع کی گئی ہیں جبکہ عوامی مسائل سے باخبر منتخب نمائندوں نے بھی مناسب سکیمز کی نشاندہی کی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا میں ترقیاتی فنڈز میں کسی قسم کا کوئی کمیشن نہیں لیا جاتا اور سکیم کی تکمیل پر بغیر کسی رکاوٹ کے ٹھیکیداروں کو بلز ادا کئے جا رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ہر ضلع میں کتنا فنڈ کس کس سکیم پر لگایا گیا ہے، سکیم کا نام اور موجودہ پراگریس پر مبنی تفصیلاتی رپورٹ فراہم کی جائے؟

جناب اکبر ایوب خان (مشیر مواصلات و تعمیرات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔
(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے، ایسی کوئی شکایت کسی بھی آفیسر یا آفس کے بارے میں موصول نہیں ہوئی ہے، اگر معزز رکن صوبائی اسمبلی اس ضمن میں کسی کی نشاندہی کریں تو اس کے خلاف بروقت انضباطی کارروائی کی جائے گی۔
(ج) تمام لوکل کونسلوں کی سکیموں اور اس پر خرچ شدہ رقم کی تفصیلات فراہم کی گئیں۔
مولانا مفتی فضل غفور: جناب سپیکر! یہ ایک بہت بڑا اہم مسئلہ ہے، میں نے سوال اٹھایا ہے۔ "آیا یہ درست ہے کہ محکمہ بلدیات کے زیر انتظام صوبہ بھر کے مختلف اضلاع میں ڈسٹرکٹ کونسل میں ایم سی فنڈز سے مالی سال 14-2013 کی ترقیاتی سکیمز شروع کی گئی ہیں جبکہ عوامی مسائل سے باخبر منتخب نمائندوں نے بھی مناسب سکیمز کی نشاندہی کی ہے؟" جواب لکھا گیا ہے، جی ہاں یہ درست ہے اور میں نے پوچھا ہے کہ آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ہذا میں ترقیاتی فنڈ میں کسی قسم کا کوئی کمیشن نہیں لیا جاتا اور سکیم کی تکمیل پر بغیر کسی رکاوٹ کے ٹھیکیداروں کو بلز ادا کئے جا رہے ہیں؟ جواب میں لکھا گیا ہے جی ہاں، یہ بھی درست ہے، ایسی کوئی شکایت کسی بھی آفیسر یا آفس کے بارے میں موصول نہیں ہوئی ہے، اگر معزز رکن صوبائی اسمبلی اس ضمن میں کسی کی نشاندہی کریں تو اس کے خلاف بروقت انضباطی کاروائی کی جائے گی۔ جناب سپیکر! دا یو ډیره اهمه ایشو ده جی او زه به دا غواړم چې ټریژری بنچ به هم مونږ دیکښې سپورټ کوی۔ ځکه مونږ او تاسو ټول په یو خبره باندې متفق یو او هغه دا چې د دې خپلو ادارو نه کرپشن او کمیشن چې دا کومې خبرې تلې دی چې دا مونږ پاک ئے کړو او دا ختمې کړو او دویم چې کوم د علاقو Representatives دی، نمائندګان دی نو پکار ده چې دا فنډ د Utilization د پاره د سکیمز Identification د هغوی پخپله باندې کوی او جناب سپیکر! زه به For example خپله ضلع را واخلم په دیکښې وړومبئ زما د ضلعې سکیمونه چې کوم دے دا شامل شوی دی نو په دیکښې جی تقریباً زما د حلقې څه اکیس سکیمونه دا دوئ ماته راکړې دې او په اکیس کښې صرف د نهه سکیمونو نشاندهی ما کړې ده او نور ما ته پته نشته چې په کومو کومو ځایونو کښې شوی دی۔ داسې غیر ضروری ځایونو کښې جی دا فنډ زمونږ استعمالیږی، زه په ډیر افسوس سره دا خبره کوم، د بیډمنټن کورټ د پاره جی زمونږ د ډسټرکټ کونسل نه بیس لاکھ روپې اوځی حالانکه زما سره هلته په هسپتال کښې

مریضانو ته دومره تکلیفونه دی، د هغوی د پاره واش رومونه، د هغوی د پاره باتھ رومونه، د هغوی د پاره نور مسائل، نو زما د پاره بیڼ منتن کورټ ډیر ضروری دے او که زما د پاره د هسپتال د مریضانو د هغوی خیال ساتل ډیر ضروری دی؟ هم د دې وجه بنیادی دا ده چې کله ایم پی ایز او Representatives هغوی Ignore شی، د سکیمیز په Identification کښې بیا خلق خپله من مانی کوی، لهذا زما به گزارش دا وی چې دا ډیر اهم سوال دے جی، بل د دې سره سره جی مونږ خو دا خبره کوؤ چې زمونږ د ادارو نه مونږ کرپشن او کمیشن وغیره دا ختم کړے دے خو زه ډیر په افسوس سره دا وایم جی چې دا یو داسې اداره ده، زما خپل فنډ چې پروسکلنے کوم، هغه لږ اخوا دیخوا چې کوم دے نو ملاؤ شوے وو، سپیکر صاحب! په هغې باقاعده Agreement شوے دے د کنټریکټرز او د ډسټرکټ کونسل د انتظامیې تر مینځهٔ، باقاعده ایگریمنټې شوې دی په دس فیصد کمیشن باندې نو دا خو ډیر لویه د افسوس خبره ده، اوس بعضې څیزونه داسې وی چې هغه په ریکارډ باندې راوستل مشکل وی خو کم از کم سړے په حالاتو باندې پوهیږی، سړے اوری، سړے هلته چې کوم دے هغه حالات وینی، لهذا زما به دا گزارش وی، دا کوئسچن به وی جی مونږ سټینډنگ کمیټی ته ریفر کړو او زما دا ټریژری بنچ والا ورونړه به هم ما سره په دیکښې ایگری شی، د دې به مونږ مکمل چې کوم دے نو هلته دغه به اوکړو بیا۔

<u>جناب سپیکر:</u> عنایت خان۔

<u>مفتی سید جانان:</u> جناب سپیکر! ضمنی، ضمنی، ضمنی۔

<u>جناب سپیکر:</u> ټهیک شوه خو عنایت جواب ورکړی کنه۔

(اس مرحلہ پر معزز اراکین جناب جعفر شاہ، مفتی سید جانان اور سلیم خان کھڑے ہوئے)

(شور)

<u>جناب سپیکر:</u> *آپ لوگ کتنے کھڑے ہو گئے، صرف تھری کوئسچنز ہو سکتے ہیں، سپلیمنٹری تین کوئسچنز ہو سکتے ہیں۔*

(شور)

جناب سپیکر: آپ دیکھیں، اس طرح تو نہیں ہوتا، مفتی صاحب! آپ بات کریں اور ایک ان میں سے کسی کو موقع دوں گا۔

مفتی سید جانان: زه جی خبره اوکړم۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! زۀ منسټر صاحب نه دا ګزارش کوم، دا فنډ چوبیس اضلاع، یونین کونسل او میونسپل کمیټی کښې تقسیم شوے دے او اته اضلاع او یونین کونسلې داسې دی چې هغې کښې بالکل هم دے فنډ نه یوه روپۍ نه ده استعمال شوې، هغه جناب سپیکر صاحب! چترال دے، نوښهره، شانګله، تورغر، میونسپل کمیټی یونیورسټی روډ پشاور، چارسده، مردان، تخت بهائی، دغه ضلعې دی جناب سپیکر صاحب! زه منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چې دا فنډ په کوم طریقه کار باندې استعمالیږی، دا چا چا ته ورکولے کیږی، د دې د تقسیم بنیاد څه دے؟ دویم جناب سپیکر صاحب! زه منسټر صاحب نه دا تپوس کوم چې دا فنډ به د صوبائی اسمبلئی ممبران خرچ کوی که دا فنډ به بل څوک خرچ کوی؟ دریم سوال زما د منسټر صاحب نه دا دے چې منسټر صاحب دا فنډ یو یونین کونسل کښې خرچ کیږی که دا به د تحصیل او د ضلع یونین کونسلو کښې خرچ کیږی؟ منسټر صاحب نه زما دا ګزارش دے، د دې وضاحت د لږ اوکړی۔

جناب سپیکر: ایک، فیصل صاحب اور پھر سلیم صاحب، فیصل صاحب۔

راجہ فیصل زمان: سر! میرا اس میں ضمنی کوسچن یہ ہے، ایک تو اس میں انفارمیشن Correct نہیں ہیں، اس میں جو سکیمیں دی گئی ہیں، میں اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں، وہ Correct نہیں ہیں، میں منسٹر صاحب کی انفارمیشن کیلئے بتا رہا ہوں۔ دوسرا مجھے ان کی Credibility پہ، ان کے کام پہ کوئی شک نہیں ہے، Dead honest آدمی ہیں لیکن ان کو انفارمیشن غلط دی گئی ہیں۔ دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ نے ہمارے ضلع میں بار بار آنریبل سپیکر سر! یہ لکھا ہے، یہ فنڈ تھرو اے ڈی لوکل گورنمنٹ تقسیم ہوگا اور وہ یونین کونسلز میں تقسیم کرے گا، بلکہ ڈی سی صاحب نے یہ فنڈ تقسیم کیا ہے، اے ڈی لوکل گورنمنٹ نے تقسیم نہیں کیا، یہ فنڈ اس وقت جب تقسیم ہوا ہے، اس وقت Discrimination ہوئی ہے، ہمارا مطلب کوئی وہ فنڈ واپس لینا نہیں ہے، ہمارا مقصد صرف آئندہ کیلئے کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہو۔

جناب سپیکر: سلیم صاحب۔

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر۔اس کوئسچن کے حوالے سے میری گزارش یہی ہے کہ محترم منسٹر صاحب سے ایک تو یہاں پہ جو سوال کیا گیا ہے کہ منتخب عوامی نمائندوں سے بھی سکیموں کی نشاندہی کے بعد وہ کیا گیا ہے، سر! میں اپنے ضلع کے بارے میں بات کر رہا ہوں کہ میرے ضلع میں سر! ڈسٹرکٹ کونسل فنڈ سے ہم وہاں سے تین، دوElected ہیں اور ایک ہماری محترمہ ہیں فوزیہ بی بی، ہمیں ٹوٹل اس فنڈ سے بالکل بے خبر رکھا گیا ہے اور یہ فنڈ ٹوٹل جی محترم منسٹر صاحب اپنے پارٹی کے لوگوں کے تھرو استعمال کر رہے ہیں، سر! یہ بہت بڑی زیادتی ہے، عوامی نمائندے ہم ہیں، عوام نے ہمیں منتخب کر کے اس اسمبلی میں بھیجا ہے، جبکہ اس فنڈ سے ہمیں بالکل کوئی شیئر نہیں ملتا ہے، بس یہ اپنی پارٹی کے تھرو کروا رہے ہیں تو اس سے جو ہمارا استحقاق ہے، وہ مجروح ہو رہا ہے۔ Secondly سر! سکیموں کی جو لسٹ اس کے ساتھ نہیں ہے، پتہ نہیں کونسی سکیمیں ہمارے ڈسٹرکٹ میں ہیں، اس میں شامل کئے گئے ہیں۔ تو Kindly یہ دو چیزیں ہمیں Provide کی جائیں۔

جناب سپیکر: عنایت خان۔

جناب بخت بیدار: نه جی، سر! ما له به ټائم را کوئ۔

جناب سپیکر: ابھی تو ہو نہیں سکتا ہے جی، جو رولز ہیں، رولز کے مطابق تین سپیلیمنٹری ہو سکتے ہیں (زیادہ) نہیں ہو سکتے۔ عنایت خان بات کریں۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔۔۔۔۔

جناب بخت بیدار: دا ډیره اهمه خبره ده او په دے باندې۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کے بعد آپ کو موقع دیں گے، دیکھیں جی رولز کے مطابق چلائیں گے جی، رولز کے مطابق چلائیں گے، اس طرح نہیں ہوگا، تین سپلیمنٹری کوئسچنز ہو سکتے ہیں۔ عنایت خان۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریه جناب سپیکر صاحب۔ دوئ ته ټائم ورکړئ جی۔

جناب بخت بیدار: دیکښې د فنډونه خبره ده او ډیره اهمه خبره ده، تاسو اجازت راکړئ چې پرې خبره اوکړم۔

جناب سپیکر: ټائم ورکوم ورله۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نه نه ټائم ورته ورکړئ، دوئ ته ورکړئ ټائم، (شور)
سپیکر صاحب! ټائم ورته وکړئ۔

جناب سپیکر: بخت بیدار صاحب! زه درله موقع درکوم (شور) زما لږه واوره نو، واوره، واوره، ته خو مشر ئې، مشر ئې، گزاره به هم کوې کنه۔ *تھری سپلیمنٹری کو کسیجز ہو سکتے ہیں، چلو میں رولز ریلکس کر کے آپ کو موقع دیتا ہوں، چلو بسم اللہ۔*

جناب بخت بیدار: په قانون پوهه يم خو تاسو هغه طرف نه خبره ځکه راواخسته چې زما نمبر پکښې را نشي (قہقہے) جناب سپیکر صاحب! ډیره مهربانی۔ زه دا وایم جی، تیر کال دې صوبائی حکومت لوکل گورنمنټ له زما حلقې له درې کروړه روپئ ورکړې دی، یو کروړ روپئ ما بجلئ له ورکړې، دوه کروړه روپئ په ټینډرو کښې لاړې، هغه یو ټینډر چې د دس لاکه روپو وو، هغه چې کوم ټهیکیدار واخستو زما او د منسټر صاحب حلقه او کلے کور، کلے یو دے، دوئ ته ښه پته ده، هغه یو ټینډر د دس لاکه په څلور لکهه روپئ باندې بل ټهیکیدار واخستو۔ بیا هغه ټهیکه بل ټهیکیدار په یو لاکه روپئ خرڅه شوه، بیا یو لاکه روپئ، یونیم لاکه روپئ کمیشن لاړو، ډیپارټمنټ واخستو، دوئ ترې ښهٔ خبر دی۔ آخری ټهیکیدار له خبره راغله، یو لاکه هغه اوگټلې، د لسو لکهو روپو سکیم صرف په دوه لکهه روپئ خلاص شوے دے (قہقہے) کنځل او سپورې وائنا کول دې معزز ممبرانو ته کیږی، که دیکښې څه غلط وی، زما خیال دے سپیکر صاحب! تاسو هم پرې پوهه يئ ځکه چې تاسو ته به هم فنډ راځی۔ دا خبره، دا درخواست ما شل ځله منسټر صاحب ته رسولے دے چې خدائے د پاره، ټهیک ده چې تاسو وایئ چې مونږ کرپشن ختموؤ، مونږ درسره اتفاق کوؤ، کله وایئ کنسلټنټس دی، چې کنسلټنټ له خبره راشی نو د دس کروړ روپو نه کم سکیم چې کوم دے دا به کنسلټنټ نه کوی، دا به ډیپارټمنټ کوی۔ کله وایئ چې زه غلط شوے یم، ما د یو کروړ روپو کنسلټنټ ته وئیلی دی چې د یو کروړ روپو پورې سکیم وی، هغه به لاندې ډیپارټمنټل کیږی، هغه پله به کنسلټنټ کیږی۔ دغه شان تاسو ما ته اووایئ په دې ټوله پیسه پنجاب ته لاړه کنسلټنټس ته، د پنجاب نه ئے کنسلټنټس ئے راغوښتی دی او هغه پیسه هلته لاړهٔ، پروسږ کال ته اوگوره چې

ستا نه هغه پچاسی ارب روپئ د دې صوبې نه Lapse شوی دی، سږ کال په جون کښې تاسو بجټ پاس کړے دے او اوسه پورې يوه خبنته په بله کښېنښودې شوه۔ دوه کوارټره خلاص شو، که دا حالات وی نو سپیکر صاحب! جواب به تاسو او جماعت اسلامی ورکوئ۔ ډیره مهربانی۔

(قہقہے)

جناب سپیکر: عنایت خان۔آپ کے پاس چالیس منٹ،آپ کے پاس چالیس منٹ تھے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہم تو جواب دینا چاہتے ہیں، سننے کا حوصلہ رکھیں، سننے کا حوصلہ رکھیں، جواب دینا چاہتے ہیں۔اصل میں جب سوال کے اندر ہم نے یہ لکھا ہے کہ کمیشن نہیں لیا جاتا ہے تو یہ ہم نے اس بنیاد پہ لکھا ہے کہ یہ کمیشن حکومتی منظوری سے اور Document کرکے نہیں لیا جاتا ہے، یہ کنٹریکٹر اور اس میونسپلٹی کے اہلکار کے درمیان ایک انڈرسٹینڈنگ ہوتی ہے (شور)

جناب سپیکر: بات سن لیں ناں جی، بات سن لیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بخت بیدار خان نے جو بات کی ہے، وہ بھی بالکل درست کی ہے۔سچی بات یہ ہے، میرے دل کی بات انہوں نے کی ہے (تالیاں) اور یہ Subletting جو ہے، یہ Subletting بہت بڑی بیماری ہے، بہت بڑی بیماری ہے اور اس سے ہماری سکیموں کی بالکل حیثیت ختم ہو جاتی ہے، دس لاکھ کی سکیم ایک لاکھ روپے میں آجاتی ہے (تالیاں) اور یہ کمیشن بھی بہت بڑی بیماری ہے (تالیاں) یہ کمیشن بہت بڑی بیماری ہے اور ہمارے اس پورے سسٹم کی Body politic انہوں نے تباہ کر دیا ہے، جتنے بھی انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹس ہیں، وہ چاہے ایریگیشن ہو، ورکس اینڈ سروسز ہو، لوکل گورنمنٹ ہو، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ہو، جب حکومت جواب دیتی ہے تو ریکارڈ پہ تو وہ چیزیں نہیں لی جاتی ہیں، حکومت اگر یہ کہے کہ ہاں کمیشن لیا جاتا ہے تو ریکارڈ پہ تو یہ چیزیں نہیں لی جاتی ہیں، اسلئے حکومت کو ان کے خلاف ایکشن لینے کیلئے پروسیجر چاہیئے اور پروسیجر یہ ہے کہ کنٹریکٹر آ کے حکومت کو کمپلینٹ کرے کہ مجھ سے فلاں ایم سی کے آفیسر نے یہ پیسے لئے ہیں۔ہم نے نیب کے پاس کیسز بھیجے ہیں جو پراونشل ہمارا احتساب کمیشن بنا ہے، انہوں نے Cognizance لیا ہے، لوکل گورنمنٹ کے ایمپلائز کو انہوں نے Arrest کیا ہے، انٹی کرپشن کے پاس ہم نے لوگ بھیجے ہیں، ڈیپارٹمنٹل انکوائریز ہم نے کی ہیں اور میں اگر کسی معزز ممبر کے ساتھ کوئی ایسا کنٹریکٹر Available ہو کہ وہ اس بات کیلئے تیار ہو کہ مجھ سے فلاں آفیسر نے پیسے لئے ہیں، تو اگر یہ اس پہ مطمئن ہوتے ہیں کہ

میں اس کو نیب کے پاس بھیجوں، نیب کے پاس بھیجوں گا۔ یہ اس پہ مطمئن ہوتے ہیں کہ میں اس کو جو پراونشل احتساب کمیشن ہے، اس کے پاس بھیجوں تو میں اس کے پاس بھیجوں گا۔ اگر یہ اس پہ مطمئن ہوتے ہیں کہ میں انٹی کرپشن کے پاس بھیجوں گا تو اس کے پاس، اگر اس پہ مطمئن ہوتے ہیں کہ ہم اس کو جو سٹینڈنگ کمیٹی آن لوکل گورنمنٹ ہے، میں اس کے پاس بھیجنے کیلئے تیار ہوں، اس میں بالکل میں ان کے ساتھ ہوں، اس میں میری طرف سے کوئی دوسری رائے نہیں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اس سوال کے اندر دو ایشوز ہیں، ایک تو یہ ہے کہ کمیشن لیا جاتا ہے، میں بالکل ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں کہ کمیشن لیا جاتا ہے لیکن کمیشن ریکارڈ پہ نہیں ہے، اس کے خلاف ہم ایکشن نہیں لے سکتے ہیں، جب تک کوئی چیز ریکارڈ پہ نہیں آتی ہے، حکومتی پروسیجر کے نیچے ہم اس کے خلاف ایکشن نہیں لے سکتے ہیں۔ دو چیزیں ہیں سٹینڈنگ کمیٹی آن لوکل گورنمنٹ یا کوئی سپیشل کمیٹی اس کیلئے آپ ترتیب دیں، وہ حکومت کو ایڈوائس کرے، وہ اس پہ سوچے، وہ اس پہ بیٹھے، ایکسپرٹس کے ساتھ وہ اس پہ وہ کرے کہ یہ کس طریقے سے کمیشن کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے، ان کی سفارشات کو ہم Implement کریں گے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ بعض جگہوں کے اندر فنڈز بعض لوگوں کو ملے ہیں بعضوں کو نہیں ملے ہیں، یہ فنڈز Basically ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے فنڈز ہیں، یہ وہ فنڈز نہیں ہیں جو صوبائی اسمبلی سے پاس ہوتے ہیں اور Provincial Consolidated Fund سے ریلیز ہوتے ہیں، یہ ان لوگوں کے اپنے ریونیوز ہیں، اس کے اندر جو ہم نے گائیڈ لائنز دی ہیں، اس میں ایم پی اے کا بھی نام نہیں ہے، کمیونٹی لکھی ہوئی ہے In the absence of elected local government اس کو کمیونٹی خرچ کرے گی۔ ہم یہ کرتے ہیں کہ اس میں ایم پی ایز سے بھی سکیمیں لیتے ہیں، ہم عام لوگوں سے بھی سکیمیں لیتے ہیں، پارٹی ورکروں سے بھی لیتے ہیں، اس کی میں بالکل کیونکہ Party worker is part of the society، وہ کوئی ایسے لوگ نہیں کہ مطلب پارٹی ورکروں کے کہنے پہ کام نہیں ہو سکتا ہے، وہ اگر کسی کام کی نشاندہی کریں تو وہ بھی ہوتے ہیں، یہ بالکل میں اس پہ کوئی انکار نہیں کرتا کہ یہ کام نہیں ہوتا ہے اور یہ بات بالکل درست ہے کہ بعض جگہ کوئی فارمولا ہم نے نہیں طے کیا ہے اور یہ فارمولا اس وجہ سے ہم نہیں طے کر رہے تھے کہ ہمارا الیکشن پائپ لائن میں تھا اور یہ فنڈز ہمارے فنڈز نہیں ہیں، اس کیلئے ہم کوئی فارمولا نہیں طے کر سکتے ہیں۔ اب دیکھیں، پچھلے سال جو فنڈز خرچ ہوئے ہیں، وہ تو خرچ ہوئے ہیں، وہ جس فارمولے کے تحت، جس انداز سے خرچ ہوئے ہیں، وہ خرچ ہوئے ہیں، اب ان فنڈز کے اندر ہم یہ کام کر سکتے ہیں

کہ جو On ground نہیں لگے ہیں، اس پہ ہم انکوائری کر سکتے ہیں، اس پہ ہم ان آفیسرز کو ان کنٹریکٹرز کو ان کو Accountable ٹھہرا سکتے ہیں، فیوچر کیلئے اس پہ میں کوئی Commitment اسلئے نہیں کر سکتے فارمولے پہ کہ ہم نے دو روز پہلے الیکشن کمیشن آف پاکستان کو لیٹر لکھا ہے اور اس میں ہمارے اور ان کے درمیان میں Agreements ہوئے ہیں، انہوں نے Inability show کی ہے کہ ہم بائیو میٹرک سسٹم کے تحت الیکشن اگلے دسمبر میں ہوں گے، 2015 دسمبر میں چونکہ ہم نے الیکشن کرنے تھے، ہمیں الیکشن کی ضرورت تھی، ہم نے ان کو لیٹر لکھا ہے کہ ہمارے لئے جلدی الیکشن کریں With Biometric کریں لیکن الیکشن ہمارے لئے کریں تو الیکشن، مطلب بالکل On the card، وہ بالکل نزدیک ہے، الیکشنز اپریل کے End تک ہونے والے ہیں، ظاہر ہے ان کے فنڈز نہیں خرچ کر سکتے ہیں، یہ ان لوگوں کے فنڈز ہیں اور اس کا ایک فارمولا موجود ہے، اس کو اس طرح نہیں Treat کیا جا سکتا جس طرح صوبائی حکومت کی اے ڈی پی کے فنڈز ہوتے ہیں، تو اس کے اندر تیسرا نکتہ یہ اٹھایا گیا ہے کہ اس میں انفارمیشن کی کمی ہے، سچی بات یہ ہے کہ یہ جو سوال کیا گیا ہے، وہ اس طرح مبہم نیچر کا ہے، آپ Clarity کے ساتھ سوال کرینگے، اس طرح کہیں گے، لوکل گورنمنٹ کے Through سی ایم کے ڈائریکٹیوز کے فنڈز بھی خرچ ہوتے ہیں، Special initiatives کے فنڈز بھی خرچ ہوتے ہیں، لوکل گورنمنٹ کے اندر پی ایف سی کے فنڈز بھی خرچ ہوتے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ جو ہے، وہ جو اپنے ان کے ریونیوز ہوتے ہیں جو کہ بعض ضلعوں کے اندر ہوتے ہیں اور بعض کے اندر نہیں ہوتے، میرے اپنے ضلع کے اندر ریونیوز نہیں ہوتے ہیں، ان کے لوکل گورنمنٹ کے اپنے ریونیوز سے ڈیویلپمنٹ کیلئے کچھ نہیں بچتا ہے۔ لوکل گورنمنٹ Octroi اور ضلع ٹیکس گرانٹ میں بھی پیسے خرچ کرتی ہے، لوکل گورنمنٹ جو آپ کے گیس وغیرہ اس کی جو Development cess ہے، اس کے پیسے خرچ کرتی ہے، یہ سارے پیسے لوکل گورنمنٹ کے Through خرچ ہوتے ہیں۔ اگر Specific question ہو یا آپ کسی مد کی بات کرتے ہیں، لوکل گورنمنٹ کے تحت جو سارے فنڈز وہ خرچ ہوتے ہیں تو سب کی ہم تفصیل فراہم کریں یا کسی خاص مد کی لوکل کونسل کے اپنے فنڈز کی تو پھر ہمارے لئے آسانی ہوگی، اسلئے اس حوالے سے اس کوئسچن کے اندر اگر انفارمیشن کی تھوڑی کمی ہے تو یہ اس بنیاد پہ ہے کہ ہم اپنے جو فنڈز ہوتے ہیں، اس کو Respond کرتے ہیں کہ ہمارے اپنے فنڈز کیا ہیں؟ یا جو Octroi اور ضلع ٹیکس کی مد میں ہمیں آتا ہے، ہم اس پہ بحث کرتے ہیں۔ میری سر! گزارش ہے کہ اگر یہ چاہتے ہیں کہ کمیٹی کے اندر جائے، ویسے کمیٹی

کے اندر چلا جائے، مجھے اس پہ کوئی شک نہیں ہے، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے، کمیٹی اگر مجھے سپورٹ کر سکتی ہے اور مجھے کوئی ایسی Recommendations دے سکتی ہے جس کے نتیجے میں میں کمیشن کو اور کرپشن کو ختم کر سکتا ہوں This is my agenda, I welcome it، اس کو میں ویلکم کرتا ہوں لیکن آپ اگر یہ سوال بھیجنا چاہتے ہیں کمیٹی کے اندر With the direction, with the ruling کہ یہ سوال بنیاد بنا کر کمیٹی اس پہ غور کرے، ان ڈیپارٹمنٹس کے اندر حکومت کو سفارشات دے کہ ان ڈیپارٹمنٹس کے اندر کمیشن کو Specially لوکل گورنمنٹ کے اندر کیسے ختم کیا جا سکتا ہے، Subletting کو کیسے روکا جا سکتا ہے، اس پہ سفارشات دے، اس پہ Recommendations دے اور ان Recommendations کو میں Implement کرونگا۔ اگر ان کے پاس Specific کسی کیس کے حوالے سے انفارمیشن ہے اور کنٹریکٹر اپنے آپ کو Offer کرتا ہے کہ میں گواہی دینا چاہتا ہوں، واللہ میں اس فلور آف دی ہاؤس پہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ چاہتے ہیں تو جس ادارے کے پاس بھی ان کو بھیجنا چاہتے ہیں I am ready، ہم بھیج رہے ہیں، اپنے آفیسرز کو ہم بھیج رہے ہیں، ان کے خلاف ہم خود کیسز نیب اور پراونشل احتساب کمیشن، اینٹی کرپشن ڈیپارٹمنٹ ہم خود بھیج رہے ہیں اور میں فلور آف دی ہاؤس پہ اعلان کرتا ہوں کہ ہم بالکل اس میں کوئی وہ نہیں کرینگے، Relaxation نہیں کرینگے، کوئی نرمی نہیں بھرتیں گے، یہ میرا Response ہے، آپ خود Decide کرلیں، آپ ریفر کرنا چاہتے ہیں تو میں اپنی طرف سے، حالانکہ میں نے کاؤنٹ کر لیا ہے، جو ہمارے لوگ ہیں، ان کی تعداد پوری ہے لیکن میں اس پہ Resist نہیں کرنا چاہتا، میں چاہتا ہوں کہ اس پہ مجھے کوئی Solid input ملے۔ تھینک یو سر۔

جناب سپیکر: یہ کمیٹی میں اگر جائے تو۔۔۔۔۔

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب جعفر شاہ: زہ یو خبرہ کوم، بیا بہ مفتی صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ! اوفرمایئ جی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو۔ جناب سپیکر صاحب، یو خبرہ خو دا دہ چې It`s very honest on part of the Minister Sahib چې هغوی کم از کم یو نیم کال بعد

دا Confession اوکړو چې کرپشن کیږی، What's the methodology, what's
the strategy the government has so far made? ، یو خو مونږ ته د دې ځکه
چې دا ناسور دے او د دې ناسور د پاره لکه چې مونږ اورو چې کرپشن ختم
شوے دے او هغه حکومت پخپله وائی چې نه دے ختم شوے ، It`s very good
on the floor of the House۔ بله خبره جی دا چې منسټر صاحب دا خبره اوکړه
چې بلدیاتو د فنډ دا کومې پیسې چې دی، د دې د پاره به مونږ فارمولا ځکه
نشو جوړولے چې په اپریل کښې مونږ الیکشن کوؤ نو دا مالی سال خو ختم شو،
نو دا فارمولا به کله جوړیږی؟ It`s, again the funds will be lapsed، آنریبل
منسټر صاحب که په دې باندې دوه کوارټره Already lapsed شول نو لږ په دې
باندې وضاحت اوکړی جی۔

جناب سپیکر: مفتی صاحب! ته اوس وایه۔

مولانا مفتی فضل غفور: دا سټینډنګ کمیټۍ ته د ریفر شی۔

جناب سپیکر: سټینډنګ کمیټۍ ته! اوکے، میں اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو،
Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it.

Senior Minister (Local Government): Hope with the recommendations to the government as how to curb the corruption, how to eliminate corruption, how to stop subletting, with the ruling, Sir.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں بالکل، یہ ToR جو ہیں نا، To curb corruption, to curb the evil of subletting of contracts. بریک کرتے ہیں نماز کیلئے۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ پہلے چھٹی کی درخواستیں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں: محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری 24-11-2014 کیلئے؛ جناب شکیل احمد صاحب، میڈم نسیم حیات 24-11-2014 کیلئے؛ جناب امتیاز شاہد قریشی صاحب، منسٹر 24-11-2014 کیلئے؛ جناب وجیہہ الزمان صاحب، ایم پی اے 24-11-2014 کیلئے؛ جناب عزیز اللہ خان صاحب، ایم پی اے 24-11-2014 و 25-11-2014؛ جناب سردار ظہور صاحب، ایم پی اے 24-11-2014 کیلئے؛ جناب ضیاء الرحمان صاحب 24-11-2014 کیلئے؛ جناب صالح محمد صاحب 24-11-2014 کیلئے؛ جناب سعید گل صاحب 24-11-2014 کیلئے؛ جناب ملک بہرام خان صاحب 24-11-2014 کیلئے؛ جناب رشاد خان صاحب 24-11-2014 تا 26-11-2014؛ جناب اکرام اللہ خان گنڈاپور 24-11-2014 تا 26-11-2014؛ جناب افتخار مشوانی، ایم پی اے 24-11-2014 کیلئے؛ محترمہ نگینہ خان صاحبہ، ایم پی اے باقی ماندہ اجلاس کیلئے۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

تحاریک التواء

جناب سپیکر: ایڈجرنمنٹ موشنز: مسٹر سکندر حیات خان شیرپاؤ، ایم پی اے، یہ اس کے بعد آپ کرلیں گے۔ سکندر خان۔

Mr. Sikandar Hayat Khan: Thank you, Mr. Speaker Sir. The prevailing law and order situation in the Province is getting worse day by day. Target killing, extortion and kidnapping for ransom are on the rise. The proceedings of the House may be adjourned and detailed discussion may take place on the law and order situation.

زه ستاسو مشکور یم جناب سپیکر! چې تاسو ماله په دې اهم موضوع باندې موقع راکړه. ما نه مخکښې جناب سپیکر! نن سحر هم محترم لیډر آف اپوزیشن لطف الرحمان صاحب هم په دې باندې خبرې اوکړې او بعض سټیټسټکس ئے پیش کړل. بنیادی طور باندې جناب سپیکر! لاء اینډ آرډر او Safety of the citizen چې دے، دا د سټیټ یو Prime responsibility کښې راځی او دا په کانسټی ټیوشن کښې Fundamental rights کښې پورشن کښې هم دا Guaranteed دے خو جناب سپیکر! که مونږ اوګورو د آئین رو سره خو دا ذمه داری جوړیږی خو که هسې هم دا اوګورو، چونکه لاء اینډ آرډر هر څه Effect

کوی، لاء اینډ آرډر زمونږه Economy effect کوی، لاء اینډ آرډر زمونږ هلته کښې Employment effect کوی، لاء اینډ آرډر Environment effect کوی، نو په هغه حوالې سره This is a very important issue او خاص کر زمونږ د صوبې زه به دا دې وخت سره اووایم چې ټولوکښې اهم ترین ایشو چې ده، هغه لاء اینډ آرډر دے او جناب سپیکر! د بدقسمتئ نه مونږ بعضې وخت کښې په دې بحثونو کښې پریوځو، دې له مونږ جواز ګورو چې ولې جی دا لاء اینډ آرډر خراب شوے دے ؟ کله مونږ دا Link کوؤ د Regional situation سره، کله ئے مونږ Link کوؤ د ملک کښې دننه سیچویشن سره، ټهیک ده د هغې خپل Impacts دی، زه د هغې نه انکار نه کوم خو جناب سپیکر! دا دلته کښې چې کوم لاء اینډ آرډر سیچویشن دے ، دا خو مونږ Face کوؤ لګیا یو او دلته کښې Present دے ، دې له خو دا ذمه واری د دې صوبائی حکومت راځی، د دې صوبې د خلقو راځی چې هغوی دې د پاره Strategy جوړه کړی۔ جناب سپیکر، زه د ډیر افسوس سره دا وایم چې تیر اپوزیشن دا تقریباً شپږم اجلاس دے چې راغواړی، دې نه مخکښې پینځه اجلاسه راغوښتی دی او په هر یو کښې تقریباً که اوګورو نو د لاء اینډ آرډر دا پوائنټ چې دے ، دا ایښودلے شوے دے او بار بار د دې مونږ پوائنټ آؤټ کړے دے چې یره دا حالات خرابیږی لګیا دی، دا حالات بنه طرف ته نه دی روان، دا څیزونه چې دی، دا به ستاسو لاس نه اوځی خو چې ګورو نو د هغې په رد عمل کښې مونږ ته دلته کښې یو هسې سپیچ اوکړے شی، یو تسلی راکړې شی او بیا In practical چې دے په هغې باندې څه عمل نه کیږی۔ جناب سپیکر، کله پورې به مونږ دې تسلیانو باندې په دې دغه باندې به ګرځو ځکه چې اوس خو حالات دې ته راغلی دی چې د دې لاء اینډ آرډر د وجې نه Capital flight کیږی لګیا دے ، Brain drain اوشو او کیږی لګیا دے ، خلقو، کورنئ، خاندانونه، کلو په کلو چې دے هغه دې ځائې نه لاړل، په مختلف نورو صوبو کښې آباد شو، بهر لاړل، جناب سپیکر! دا به کله پورې دا شے به مونږ دغه کوؤ؟ جناب سپیکر، زه دلته کښې یو څو تاسو ته Statistics quote کول غواړم، یو طرف ته چې مونږ اوګورو نو مونږ وایو چې یره مونږ پولیس له ډیر مراعات هم ورکړل او پولیس مونږ ډیر دغه اوکړل او مونږ په هغې کښې

نه کوؤ، مونږ دا نه کوؤ خو جناب سپیکر! بل خوا ته چې اوګورو Interference
نو ریزلټس څه راغلي دي او د هغې زما په نظر کښې دا ریزلټس ځکه نه رااوځي
ځکه چې There is not a consistent policy، یو Consistent will نشته چې
هغه دا Implement کړے شي او دغه وجه ده چې که مونږ اوګورو نو یو طرف
ته پولیس ته مرعات هم ملاویږي خو بل خوا چې اوګورو نو پولیس Demoralize
شوے هم دے، د پولیس هغه شان مورال چې دے هغه دغه نه دے او هغوی هغه
شان دا دغه کوي چې یره مونږ د ولې دې خلقو د پاره ډیوټي اوکړو او داسې
دغه اوکړو ځکه چې د هغوی هغه شان خیال نه ساتلے کیږي. جناب سپیکر،
صرف زه د فرسټ جنوری نه واخلئ د 15th October پورې چې کوم چې د
پولیس آفیشل فګرز دي، هغه زه تاسو ته ښایم چې Terrorism cases چې دي،
دا 520 terrorism cases د فرسټ جنوری نه واخله 15 اکتوبر پورې جناب
سپیکر! د فرسټ جنوری نه 15 اکتوبر پورې چې تاسو اوشمارئ نو جناب
سپیکر! دا جوړیږي 228 فګر دے، 288 days، په دغه حساب سره چې دا 520
پرې Divide کړئ نو It is two events, two terrorism events happening
everyday جناب سپیکر! بیا جناب سپیکر!، د Extortion cases, there are two
hundred and ninety one reported extortion cases، اوس جناب سپیکر!
Extortion کښې تاسو هم په دې باندې پوهه یئ او د دې هاؤس هر ممبر په دې
باندې پوهه دے چې هر یو کیس رپورټ کیږي هم نه، ځکه چې ډیر خلق دا وائي
چې یره مونږ پولیس ته لاړ شو، دا خبره به نوره هم ورانه شي او عجیبه خبره خو دا
ده چې ما داسې هم کتلي دي چې بعضې ځائې کښې چې پولیس والو لا ور هم
شي نو پولیس والا پخپله ورته وائي چې یره ته لاړ شه او ځان له څه خبره جوړه
کړه او دا رپورټ مه کوه، رپورټ به درله ښه نه وي، نو جناب سپیکر! د هغې
باوجود Two hundred ninety one cases have been registered which
means more than one case per day او دا زه جناب سپیکر! تاسو ته وایم چې
دا Ten percent هم نه دے Of actual what is happening جناب سپیکر!
مخکښې به دا خبره کیدله چې یره دا Extortion او دا دغه چې دي، دا په
کراچئ کښې ډیر زیات دي، یو څو کاله مخکښې دا یو دغه وو، بیا دا خبره شوه

چې پيښور کښې دے ، اوس خو د دې صوبې هر يو ښار ، هر يو کلی کښې چې دے دا Extortion چيټونه ملاؤيږی لګيا دی او جناب سپيکر! عجيبه ما دا اوکتلو ، زمونږ خپل د ګورنمنټ په ويب سائيټ باندې هغوی دا Justify کوی، وائی چې يره چونکه Terrorists networks چې دی، هغه مونږ Disable کړی دی نو هغوی اوس ورکوټې ورکوټې Activities کوی لګيا دی او لوئې Activities نه کوی۔ جناب سپيکر! ، چې يو کس Extortion کوی، د هغې د پاره پوره يو دغه دے ، د هغې First step کښې چې دے د هغې کس 'ريکی' کيږی، د هغه پوره پروفائل جوړوی، بيا د هغې نه پس جناب سپيکر! هغوی ته ميسج ورکړے کيږی، بيا د هغې نه پس Course up message ورکړے کيږی که د هغې ميسج جواب دغه نشی، جناب سپيکر! دا خو بغير د منظم نيټ ورک نه هډو کيدے نه شی، نو که مونږ دا اووايو چې دا نيټ ورکس مونږ Disable کړی دی يا دا کمزوری شو، دا خو مونږ ځان له هسې تسلی ورکوؤ جناب سپيکر! Tactics change شوی دی، Tactics اوس دا دی دې وخت سره به Tactic دا چونکه د فنانسنګ د پاره هم يو طريقه کار استعماليږی نو دې ځائې چې مونږ دې د پاره Justifications پيدا کوؤ، د دې په ځائې مونږ د دا اووايو چې يره دا خو جی مونږ دومره دغه کړل چې دوئ اوس نور څه نه شی کولے ، نو صرف د Extortion والا دا دغه کوی، دا جناب سپيکر! کم ازکم د دغه مدنه وتل پکار دی۔ جناب سپيکر! ما ته يا د دی، نن نه څو کاله مخکښې هم دې هاؤس په لاء اينډ آرډر باندې ما خبره کړې وه او په هغه وخت کښې ما هم دا دغه کړے وو چې يره دا د Extortion دا مسئله ده او دې طرف ته توجه ورکړی، دا شے ، هغه دغه والا پاليسی، Push it under the rug والا پاليسی چې ده، هغه نه دی دغه کول پکار جناب سپيکر! افسوس خبره دا ده چې دې طرف ته توجه نه ورکړے کيږی، اوس هم مونږ دا ګنړو چې هغه شان څه پاليسيز څه دغه مخامخ نه دے راغلے۔ که اوس د ټارګټ کلنګ واخلو، دا نن سحر هم چې واقعه شوې ده، دلته کښې شهرام خان خبره اوکړه زما حلقې کښې شوې ده، دا کوم پوليو ورکرز باندې چې دغه شوې ده، په سردار ګړهی يونين کونسل کتوزئی کښې، زما حلقه ده، په هغې کښې دا واقعه شوې ده، کوم کس چې زخمی دے ، خدائے پاک د هغه له صحت ورکړی

خو جناب سپیکر! دا کہ مونږ پولیو ورکرز پہ حوالہ سرہ اوګورو نو د یو نیم سل نہ زیات واقعات اوشو چې دا د پولیو ورکرز باندې کیږی، د هغې څه نتیجه راووتله؟ بار بار چې مونږ، دلته هاؤس کښې هم خبرہ اوشوه، دلته کښې بار بار تسلئ هم مونږ ته ملاؤ شوې، د هغې هم مونږ ته څه نتیجه ښکاری نه څکه چې واقعات هم هغه شان روان دی جناب سپیکر! بیا دغه شان جناب سپیکر! د Abduction په دې تیر دا چې کوم پیریډ ما یاد کړو د فرسټ جنوری نه واخلئ تر 15 اکتوبر پورې 1102 cases reported، دا هم جناب سپیکر! زه دا یقین سره وئیلې شم چې This will be the actual figure چې د Ten یا Fifteen percent نه به زیات نه وی او دا 1102 چې دغه کړې This means that at least four abduction happenings everyday۔ بنه بیا دغه شان جناب سپیکر! د Terrorism نه کوم Deaths چې شوی دی، 532 د دې هم تاسو حساب اولګوئ This is two deaths per day. بیا دغه شان جناب سپیکر! زمونږ د اهل تشیع د ورونړو د مینارټیز کوم ټارګټ کلینګ چې کیږی لګیا دے او بار بار کیږی لګیا دے او د هغې طرف ته هیڅ قسمه توجه ورنکړې شوه، بار بار هغوی احتجاجونه هم اوکړل، بار بار په هغې کښې دغه اوشو، دا تیر خو چې کوم سکھ برادری کښې دغه شوے وو نو هغوی خو دې ته راغلل چې هغوی اووئیل چې مونږ دا خپل Dead bodies اوچتوؤ او اسلام آباد ته دهرنې ته ئې اوړو څکه چې حکومت خو دلته کښې موجود نه دے، دلته کښې دوئ توجه نه ورکوی، کیدے شی هلته کښې به توجه ورکړی (تالیاں) جناب سپیکر، بیا دغه شان Car lifting 831 کیسز، دا هم جناب سپیکر! زه تاسو ته وایم چې ټول رپورټ کیږی نه، د دې تاسو حساب اولګوئ نو ساړهې تین Happening everyday په اوسط باندې راځی، ټوټل کرائمز جناب سپیکر! 109454 کرائمز د دې حساب تاسو پخپله اوکړې جناب سپیکر! 288 باندې ئے Divide کړئ چې دا Per day څومره کرائمز راځی؟ جناب سپیکر! مونږ یو طرف ته دا ایشو بار بار اوچته کړه، اپوزیشن خو چې مونږ ګورو نو مونږ ته هغه توجه نه ملاؤیږی۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> سکندر خان! دا تاسو Detailed discussion د پاره ایډمټ کول غواړئ که Just۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: زه به یو څو خبرې اوکړم، ګورو د هغوی دغه کوؤ نو د هغې نه پس ته بیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے،اوکے،اوکے۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر، مونږ په دې باندې نه دغه کیږو چې دې د پاره ولې پالیسی نه جوړیږی، یو طرف ته خو که مونږ اوګورو نو ګورنمنټ وائی چې یره مونږ ډیر لوئې چینج راوستے دے او کے پی داسې شوه او کے پی داسې شوه خو چې بنیادی کومه مسئله ده، هغې باندې اوسه پورې نه پالیسی څه مخامخ راغلې ده، نه مونږ دا وئیلے شو چې یره واقعی څه د ګورنمنټ د طرف نه Effort کیږی لګیا دے چې یره دا دوئ د Curb کولو کوشش کوی یا د دې د روک تهام څه دغه کیږی لګیا دے او هم دغه وجه ده چې خلقو کښې د دې د وجې نه مایوسی راغلې ده، اوس خلق دې ته دغه شوی دی چې هغوی وائی چې یره سټیټ هډو موجود نه دے، حکومت هډو موجود نه دے، د حکومت هډو څه دغه نشته ځکه چې د سټیټ د خپل پالیسیز په ذریعه ښکاریږی، هغه شے دلته کښې ښکاری نه جناب سپیکر، بیا دغه شان جناب سپیکر! یو طرف ته دا حال شو، بل خوا ته لیډر آف دی اپوزیشن صاحب هم هغه طرف ته توجه اوکړه، چې یو طرف ته د لاء اینډ آرډر دا حالات دی چې خلق خپل رحم و کرم باندې مونږه پریښی دی او مونږ ورته وایو چې تاسو خپل حفاظت کوئ، قانون مو راوستولو چې یره خلقو ته دا وایو چې یره تاسو خپل حفاظت پخپله کوې او د دې ذمه وار تاسو یئ او که تاسو خپل حفاظت صحیح اونکړو نو بیا چې دے مونږ به په هغې باندې تاسو رانیسو، The sensitive and vulnerable places کوم آرډیننس چې دے، د هغې په شکل کښې داسې قسمه، دغه بل خوا ته جناب سپیکر! هغه خلقو چې هغه قربانی ئے ورکړه د دې ملک د پاره، دا خپل کورونه ئے پریښودل، هغه خپل کلی علاقه ئے پریښودله، هغه په لکهونو په تعداد کښې بنوں کښې راغلی دی، د هغوی د پاره تاسو بندوبست نشئ کولے نو د هغوی د غم رازئ یا د هغوی په زخمونو باندې مرهم ایښودو په ځائے تاسو ورله د لاټهی چارج په شکل کښې په نورو زخمونو کښې اضافه کوئ، نو جناب سپیکر! دې سره به آیا په خلقو کښې Anger زیاتیږی، Frustration به زیاتیږی او که کمیږی به جناب سپیکر! مونږ

دا کومه واقعه چې بنوں کښې شوې ده، مونږه دا بالکل Condemn کوؤ جناب سپیکر! دا بالکل غلط کار شوے دے، د دغې خلقو پکار دے چې مونږ صحیح طریقې سره د هغوی خدمت اوکړو، مونږ د هغوی په مشکلاتو کښې د کمی راوستولو کوشش اوکړو، که د چا دا خیال وی چې دا په وفاق باندې د ورواچوی، یره دا مسئله صرف د وفاق ده نو په دې باندې مونږ نه خلاصیږو، هغه زمونږ پښتانه ورونړه دی، مونږ په دې باندې ترې نه شو خلاصیدلې چې مونږ دا اووایو چې دا د وفاق ذمه واری ده، راغلی زمونږ صوبې ته دی، دا زمونږ د صوبائی حکومت ذمه واری ده چې د هغوی خیال اوساتی او دیکښې دواړه، دا نه ده چې مونږ وفاق هم په دیکښې، وفاق باندې هم ذمه واری راځی خو د صوبائی حکومت هم دا ذمه واری ده او دغې د پاره جناب سپیکر! په دې باندې مونږ ځان نه شو دغه کولے چې مونږ د اووایو چې یره لاټهی چارج به اوکړو او دغې خلقو په مشکلاتو کښې نور به هم په دې باندے مونږ اضافه اوکړو۔ دغه شان جناب سپیکر! نور کرائمز هم چې دی، که اوګورو نو هغې کښې هم اضافه په دې باندې کیږی چې یو طرف ته که مونږ اوګورو نو زمونږ پولیس چې دے، هغوی قربانی هم ورکوی خو بیا د هغوی هغه شان حوصله افزائی نه کیږی، نو یو لحاظ سره پولیس هم خپل کار هغه شان پریښے دے او په دې دغه ناست دی چې یره که مونږ کار کوؤ نو هم الټا راته غصه کیږی او که کار کوؤ نو ځان هم زمونږ ځی او بیا زمونږ د بچو څوک تپوس هم نه کوی نو بیا د هغې مونږ څه دغه اوکړو۔ جناب سپیکر، دا هغه څیزونه دی چې دا ایډریس کول پکار دی او دیکښې د Seriousness یو ضرورت دے اوسه پورې پراونشنل ګورنمنټ په دیکښې بالکل Seriousness نه دے ښودلے، پراونشنل ګورنمنټ بالکل دې طرف ته توجه نه ده ورکړې۔ دې ایشو باندې مونږ اوسه پورې نه دی کتلی چې اجلاسونه شوی دی، مونږ دا نه دی کتلی چې په دې باندې دیکښې یو د ګورنمنټ سائډ نه Seriousness ښودلې شوے، هغه بالکل موجود نه دے او دغه وجه ده چې څو پورې جناب سپیکر! بیورکریسی چې ده، هغه به ستاسو پالیسئ Implement کوی، هغه د حکومت پالیسز Implement کوی چې حکومت پالیسی نه ورکوی نو بیا به هغوی د څه شی Implementation کوی

جناب سپیکر؟ دغه هغه Missing link دے چې هغه موجود نشته او د هغې Comprehension هم نشته۔ بیا جناب سپیکر! دې سره سره یو اهم شے چې دے ، هغه دا دے چې یو کرائم اوشی، دا نن سحر تا سو پخپله اووئیل چې د بابر سلیم صاحب والا دا کوم دغه اوشو، اوس جناب سپیکر! چې د دې Thorough investigation اونشی او دیکښې چې کوم خلق Involve وی، هغوی اونه نیولے شی، هغوی Crackdown نکړې شی، هغوی له سزا ورنکړې شی نو دې سره به خلق Encourage کیږی، دا واقعات به زیاتیږی، د انوسټی ګیشن او بیا د هغې د پراسیکیوشن دغه کولو هغه نظام هم چې دے ، هغه هم زمونږ خراب شوے دے جناب سپیکر! مونږ که اوګورو نو حالات خو دې ته راغلی دی چې ما سره دلته کښې اخباری 'کټنګز' موجود دی چې هغې کښې دا دغه Claim کړے شوے دے چې د دې هاؤس ممبرانو چې دے هغوی نه هم Extortion دغه شوے دے او هغې کښې بعضې ورکړے هم دے۔ جناب سپیکر! د فضل الهی صاحب سره واقعه اوشوه، مونږ ټولو ته په هغې باندې افسوس دے خو هغې کښې هغوی چې کوم په 'ډان' (نیوز) کښې بیا هغوی سټیټمنټ ورکړے دے نو هغوی پرې اعتراض کړے دے چې یره ما نه ډیمانډ کیدلو او ما هغه نه ورکولو نو داسې واقعه اوشوه۔ جناب سپیکر! چې دا حال شی نو بیا به د یو عام کس، د یو تاجر، د یو مزدور، د یو دکاندار به بیا څه حال وی چې د دې هاؤس ممبران چې دے ، هغه شان محفوظ نه دی، د هغوی هغه شان خیال نه ساتلے کیږی، د هغوی سره دا سلوک کیږی او بیا هم حکومت چې دے ، د هغوی دې طرف ته توجه نه راګرځی۔ جناب سپیکر، مونږ خو په دې نه پوهیږو چې بار بار مو دوئ ته دا خبره راوچته کړه، بار بار مو د دې نشاندهی اوکړه، بار بار التجاء اوکړه چې دې طرف ته توجه ورکړئ، سختئ سره مو خبره اوکړه چې دې طرف ته توجه ورکړئ، مونږ پرې احتجاجونه هم اوکړل چې دې طرف ته توجه ورکړئ خو مونږ پرې نه پوهیږو، اوس د حکومت راته اوښائی چې دوئ به په کومې خبره باندې پوهیږی او په کومه طریقه باندې به پوهیږی چې مونږ په هغې طریقې سره دوئ ته اووایو چې دې مسئلې طرف ته توجه ورکړئ-----

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب سکندر حیات خان: زمونږ د بخت بیدار خان د ورور سره واقعات اوشو جی جناب سپیکر! لویه واقعه دلته کښې د اختر په ورځ باندې اوشوه، د هغې جناب سپیکر! هغه شان صوبائی حکومت چې دے هغه شان Cognizance وانخستو، تهیک ده اوس په هغې کښې کسان څه دغه شوی دی او آرمی پکښې Role play کړے دے او هغوی څه کسان دغه کړی دی خو د صوبائی حکومت د طرف نه مونږ پکښې هیڅ قسمه دغه اونه کتل۔ ما دا واقعه چې کله اوشوه، هغه ورځ مې هم ډی پی او سره خبره کړې وه، بیا ما هر دوه درې ورځو پس د هغه تپوس کولو خو هیڅ قسمه مونږ ته دغه ملاؤ نه شو چې یره هغوی څه انوسټی ګیشن اوکړو، څه دغه ئے اوکړو، آیا دا ذمه واری زمونږ د صوبائی حکومت نه جوړیږی چې هغوی د دې صوبې خلقو له تحفظ ورکړی، د دې صوبې د خلقو تپوس اوکړی کم از کم؟ جناب سپیکر! دغه زمونږ التجاء ده او دغه دے چې دې طرف ته د توجه ورکول ضرورت جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: شاہ فرمان خان!

جناب شاہ فرمان (وزیر آبنوشی): شکریہ جناب سپیکر۔ یہ ایک ایسا ایشو ہے کہ جہاں پر اگر ایک بندے کے ساتھ بھی کبھی زیادتی ہو یا ہو رہی ہو تو اس کے متعلق کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ صحیح ہو رہا ہے یا گورنمنٹ اپنی جان نہیں چھڑا سکتی کہ یہ ہماری ذمہ داری نہیں ہے اور اس میں ہر وقت Improvement کی چانسز ہیں اور We are open to opinion کہ اگر کہیں کمزوری ہے، کہیں Lapse ہے، اس کو کس طرح ہم Fill کر سکتے ہیں، اس کو کس طرح ہم Cover کر سکتے ہیں۔ کچھ Statistical detail جناب سپیکر! میرے پاس ہے، میں ذرا Quote کرنا چاہتا ہوں، میں اس کے اوپر Comments کرونگا کہ جو 2012، 13 اور 14 میں آپ کو تھوڑا سا بتادوں کہ Suicide attack جو کیس ہوئے 2012 میں، اٹھارہ ہوئے 2013 میں، دس ہوئے 2014 میں۔ یہ جو بم بلاسٹس ہیں، وہ 271 ہوئے 2012 میں، 284 ہوئے 2013 میں، 218 ہوئے 2014 میں، اور جو Vehicle کے ذریعے جو بلاسٹس ہوئے ہیں، وہ چھ 2012 اور چھ 13 میں اور تین ہوئے 2014 میں، یہ جس طرح بھی ہے، ایک چیز کے اندر جو Major increase ہے، وہ ہینڈ گرینیڈ اور فائرنگ جو وہ کرتے ہیں اور Firing extortion کے اندر، ہم جناب سپیکر! جان نہیں چھڑاتے ہیں، ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ سب ٹھیک ہے، کچھ آپ اس وقت

اگر دیکھیں تو اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں تھا کہ آپ کے وزیرستان کے اندر اور سارے فاٹا کے اندر اتنا Major operation بیک وقت جو شروع ہوا ہے اور اس کے Fallout میں سمجھتا ہوں کہ ساری پولیٹیکل لیڈرشپ کو پتہ تھا کہ Fallout بھی ہو سکتا ہے لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ سارے اعتراضات اپنی جگہ پر اور اس کیلئے پالیسی بنانا حکومت کی ذمہ داری ہے اپنی، لیکن ایک کریڈٹ تو ضرور ملنا چاہیئے کہ جہاں عید کی نماز پڑھنا مشکل تھی، وہ آج اللہ کے فضل و کرم سے آسان ہے، ہم سارے اپنے گھروں میں، اپنی مسجدوں میں پڑھتے ہیں۔ جہاں جلسے جلوس کرنا بڑا مشکل تھا، وہ آج سب کیلئے آسان ہے اور اگر آپ صبح اخبار دیکھ لیں اور پڑھ لیں تو بہت ساری لیڈرشپ ایسی تھی کہ جن کے اپنے دور حکومت میں بھی کبھی Statement نہیں آئی تھی، اسلئے کہ جلسہ جلوس ان کیلئے مشکل تھا لیکن آج ہے، اور اگر آپ آج عام آدمی سے پوچھیں تو وہ بھی آپ کو بتادے گا کہ جو عام رائے ہے، وہ آپ دیکھیں کافی فرق آچکا ہے لیکن دو باتیں، ہم یہ نہیں کہتے کہ سب ٹھیک ہے اور ہم یہ نہیں کہتے کہ گورنمنٹ کی ذمہ داری ختم ہو چکی ہے لیکن جو Reality ہے کہ اگر آپ کا خیبر ایجنسی میں جو آپریشن ہے اور آپ کے وزیرستان کے اندر آپریشن ہے اور اتنے بڑے پیمانے کے اوپر ہے اور ادھر اور اس کا Fallout، یہ Natural ہے، یہ ہم Expect بھی کر رہے تھے، Expect بھی کر رہے ہیں، بجائے اس کے کہ ہم اس میں زیادہ Criticize کیونکہ کہ ایک 'کامن' مسئلہ ہے۔ Vulnerable places کی بات کی اور ہم اس کمیٹی میں بیٹھے ہوئے تھے اور Expect کر رہے تھے کہ اس میں کو آپریشن ہو گا ہمارے معزز اراکین خاصکر اپوزیشن کے دوستوں سے، اس کے اندر بھی مسئلہ پیدا ہو گیا، تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر Concrete کہیں کمی ہے ون، ٹو، تھری میں، اگر یہ بتایا جائے کہ یہ یہ یہاں پر کمی ہے اور یہ یہ ذمہ داریاں ہیں تو اس کے اوپر بھی بات ہو سکتی ہے، پولیس سے بھی یہ پوچھ گچھ ہو سکتی ہے، اس طرح ہم نہیں Defend کریں گے کہ کہیں حالات خراب ہیں اور ہم Blindly defend کریں گے کہ نہیں یہ سب کچھ ٹھیک ہے، ان سے بھی پوچھ گچھ ہو سکتی ہے لیکن Reality کے اوپر Base ہو کے بات کرنی چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جناب سپیکر! ہم بہتری کی طرف جا رہے ہیں، حالات بہتر ہوتے جا رہے ہیں، Under the circumstances جو کچھ ہے، اس کیلئے بھی ہم فکر مند ہیں اور Invite کرتے ہیں اپوزیشن کے دوستوں کو کہ اگر وہ بتانا چاہتے ہیں یا اس کے اوپر بیٹھ کے کوئی کمیٹی بھی وہ بنانا چاہتے ہیں یا اس کے اندر Concrete proposals دینا چاہتے ہیں تو The government is open to opinion، ہم سننا بھی چاہتے ہیں، اس کے اوپر عمل بھی کرنا

چاہتے ہیں اور گورنمنٹ کی طرف سے کوئی Lapses ہیں تو اس کیلئے بھی ہم تیار ہیں اور اگر کسی ادارے کے اندر کوئی کمی ہے تو ہم ایسے Protect نہیں کریں گے، اس سے ہم ضرور پوچھ گچھ کریں گے اور Reality اور وہ جو سوالات آپ کے ذہن میں ہیں، وہ آپ لکھ کے بھی دے سکتے ہیں اور ہم ان کا پوچھ کے اس ہاؤس میں بتا سکتے ہیں کہ یہ جوابات ہیں اور اگر ہم اس پہ مطمئن نہیں ہیں تو جو ہاؤس کا فیصلہ ہوگا، حکومت کو وہ منظور ہوگا۔

جناب سپیکر: شکریہ جی۔ جی سکندر خان! سکندر خان!

جناب جعفر شاہ: جناب سپیکر صاحب! ما ځه وئیل غوښتل۔

جناب سکندر حیات خان: (جناب جعفر شاہ) تاسو کوئ مخکښې-----

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو سر۔ سر! اس میں یہ ہے کہ ایک تو میں مشکور ہوں سکندر خان کا کہ بہت Important issue پہ، اس پہ ہم بحث پہلے بھی کر چکے ہیں، بسا اوقات اس ہاؤس میں اور اس میں کمیٹیاں بھی بنی ہیں، اس میں بریفنگز بھی ہوئی ہیں لیکن حالات روز بروز بد سے بدتر ہوتے جا رہے ہیں۔ اس کو ہم Politically point scoring پہ نہیں لے جا رہے ہیں کیونکہ یہ بہت Important issue ہے اور میری ریکویسٹ ہوگی حکومت سے کہ وہ Defensive side پہ نہ جائے، اس سے وہ Political defense نہیں ہونا چاہیئے۔ چونکہ یہاں سے یہ بات آئی تو میں اس کو ڈیفنس میں یہ بات کہوں اور حقائق کو چھپاؤں، ابھی حقائق کو چھپانا میرے خیال میں We don't، ہم اب متحمل نہیں ہو سکتے اس کے بعد، پھر یہ کہ اس کیلئے میں سمجھتا ہوں، سکندر خان کی چونکہ ایڈجرنمنٹ موشن ہے، وہ خود تجویز دیں گے کہ اس کیلئے سپیشل کمیٹی بنائی جائے یا جو داخلہ کمیٹی ہے، داخلہ امور کی، اس میں بھیجا جائے۔ ایک چیز جو محترم منسٹر صاحب نے ابھی بات کی کہ یہاں پہ ابھی جلسے جلوس ہو رہے ہیں، تو جلسے جلوس کچھ لوگوں کے ہو رہے ہیں لیکن سب کے نہیں ہو رہے اور یہ بھی ایک المیہ ہے کہ کیوں مولانا صاحب پہ کوئٹہ میں اللہ نے ان کی جان بچائی تو اس پہ تو دھماکہ ہوا، بعض لوگوں پہ نہیں ہوتے، تو اس بحث میں ہمیں نہیں جانا چاہیئے کیونکہ ہم اس کو اگر Politicize کریں گے تو پھر بات بنے گی نہیں، بات یہ ہے کہ ہم نے Seriously اس کو لینا ہے اور Seriously اس کو ڈسکس کرنا ہے کہ اس پہ صحیح ہم لائحہ عمل طے کریں-----

(مغرب کی اذان)

جناب سپیکر: سکندر خان! اذان بھی ہو گئی ہے، آپ Kindly، اس کو Windup کرتے ہیں، ٹائم جی، ابھی نماز کا ٹائم ہے، میں چاہتا ہوں کہ جو اگر کرتے ہیں، وہ بات کر لیں جی۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! حکومت سائڈ نه خو جواب راغے ، جناب سپیکر! زه په دې نه پوهيږم دوئ وائی چې مونږ له تاسو پوائنټ بائی پوائنټ دغه راکړئ، اول خو د دوئ مونږ ته خپله پالیسی خو اوښائی، مونږ خو بار بار دا تپوس کوؤ چې تاسو خپله پالیسی اوښائی، ستاسو څه پالیسی ده؟ د لاء اینډ آرډر باره کښې مونږ خو هغه اوسه پورې نه ده لیدلې (تالیاں) چې ستاسو پالیسی مونږ اوګورو نو هغې نه پس به مونږ پوائنټ بائی پوائنټ تاسو له دغه درکوؤ جناب سپیکر، زه دې د پاره جناب سپیکر! دا Suggest کوم چې دې باندې ډیټیل ډ سکشن د پاره چې دے ، هغه د------

جناب سپیکر: ډیبیټ د پاره۔

جناب سکندر حیات خان: ډیبیټ د دغه شی او په هغې کښې د دوئ خپله پالیسی اوښائی او مونږ به ورته هم دې سیشن کښې-----

(تالیاں)

جناب سپیکر: اوکے۔ عنایت خان! دو منٹ دو منٹ صرف کیونکہ اذان کا ٹائم ہو گیا ہے، پھر نماز کیلئے صرف میں یہ کرتا ہوں، اگر آپ نے اس کے اوپر بات کرنی ہے تو پھر آپ حکومت کا مؤقف پوری ڈیٹیل کے ساتھ ڈسکس وہ کر لیں گے۔ تو چونکہ انہوں نے ریکویسٹ کی ہے کہ ڈیبیٹ کیلئے اس کو وہ کیا جائے۔

Is it the desire of the House that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for detailed discussion, under rule 73? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. بریک، بریک کے بعد باقی کارروائی-----

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی جناب-----

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر صاحب! میں کچھ ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: نگھت بی بی! ته کښېنه چې دا معراج بی بی خبره اوکړی، تا ډیرې خبرې اوکړې، هغه چې دے نو بیا ګیله هم کوی، اؤ جی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیره مهربانی، سپیکر صاحب۔ دا ډیره یو اهم مسئله ده او د ایجوکیشن ډیپارټمنټ سره Related هغه قیصه ده۔ دلته کښې دا نن خو د دغه دا کرپشن قیصه هم اوشوله، د لاءاینډ آرډر والا خبره اوشوله، تقریباً هغې سره هم دے چې دا د ګورنمنټ خبره شی نو مونږ Expectation ترې نه ډیر زیات وی ځکه چې ګورنمنټ هم وائی چې مونږ ګورنمنټ ډیر ښه کړے دے او هر څه دغه کړی دی او Political interference مونږبالکل بس کړے دے۔ د ایجوکیشن ډیپارټمنټ خو یو داسې ډیپارټمنټ دے چې هغه خو مونږ یو ماډل ډیپارټمنټ ګڼړو چې دا خو خلقو ته ښائی چې هلته کښې خو بالکل هډو Interference یا Illegal appointments یا Illegal promotions هغه نه کیږی خو دا د ایبټ آباد نه خبر راغلے دے چې دوه Candidates وو، د Directorate of curriculum نه دوه Candidates وو، یو Already grade 18 کښې وو او هغه ایم ایس سی اینډ ایم ایډ کړے وو، بل چې وو نو هغه ګریډ 17 کښې وو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میډم! که ته داسې اوکړې کنه چې کنسرنډ منسټر کله وی، زه به موقع درکړم درله، ته به خبره اوکړې ځکه اوس دلته چا ته علم نشته نو چې کنسرنډ منسټر وی، بیا به تاسو خبره اوکړئ، زه به درله موقع درکړم، ان شاء الله، ښه جی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ټهیک شوه جی، سر! دا تاسو سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 'پراپر' نوټس راکړه، مونږ ته یو 'پراپر' نوټس راکړه، تهرو ډیپارټمنټ به راشی نو هغه به ښه شی۔ ټهیک ده کنه! اوس خو منسټر هم نشته نو فائده به نه وی، نو مونږ له ته'پراپر' نوټس راکړه دې باندې۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ټهیک ده، جی۔

جناب سپیکر: ښه جی، تاسو جی۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ زما جی تاسو ته ریکویسټ دے ، ستاسو په وساطت باندې دې هاؤس ته هم، جی مونږ بعضې ممبران صاحبان هغه ټهیک په دوه بجې باندې دلته هاؤس ته راځی، دوه بجې چې زه راشم دا ټول افسران راغلی وی، هغه ناست وی، سیکرټریان یا د هغې نمائندګان، پریس والا جی هغه راغلی وی، ستاسو په ګیلرئ کښې چې میلمانه وی، هغوی راغلی وی خو زمونږ هاؤس جی په ټائم باندې نه شروع کیږی، دوه ګهنټې یونیمه ګهنټه روزانه لیټ وی۔ د دې د پاره جی تاسو Strict ruling issue کړئ چې چا-----

جناب سپیکر: دا به ډیره مهربانی وی-----

جناب جعفر شاہ: چې چا-----

جناب سپیکر: دا به ډیره مهربانی وی ځکه چې دغه اوشی-----

جناب جعفر شاہ: دا جی ډیر زیاتے دے۔

جناب سپیکر: زه په خبره پوهه شوم جی، زه Basically چې راشمه-----

محترمہ نگہت اورکزئی: جناب سپیکر! میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: تاسو میډم! لږ کښینئی کنه، تاسو پلیز کښینئی۔

محترمہ نگہت اورکزئی: زه څه وئیل غواړم۔

جناب سپیکر: پلیز کښینئی، نه بس خبره اوشوه کنه، زه کوم په دې باندې خبره۔ دیکښې دا دے کنه چې د ټولو نه لویه خبره دا ده جی چې زه راشم نو زه وړومبے د خپل دغه نه تپوس کوم چې نن‌ئ حاضری شومره ده، حاضری شومره ده، زه کوشش کوم چې چالیس ته اورسی نو بیا رسک واخلم، هسې نه چې بیا لکه د شاه حسین په شان څوک مهربانی اوکړی او لانجه راته جوړه کړی، نو په دې وجه لږ احتیاط کوم، پکار دا ده چې د ټائم پابندی ټول اوکړی او دا ټولو باندې یو Responsibility ده چې هغوی ټائم باندې راځی دلته او مطلب دا دے چې دلته زمونږ کوم بعضې معزز اراکین اسمبلی وی چې هغوی ډیر ټائم باندې راځی او هغوی چې دی نو هغوی سره هم زیاتے دے Otherwise چې کوم Commitment دے نو Commitment پکار ده چې په ټائم باندې وی۔ زه به ټولو ته دا ریکویسټ

اوکړم، بل دا ده چې دا اسمبلي چې دے کنه، دغه پرې نه ورکوم خو بهرحال یو دغه ورته کوم، یو جنرل ریکویسټ ورته اخلم چې دا مهربانی اوکړئ چې دا اسمبلي چې دے، دا مونږ عوامو دلته رالیږلی یو په مونږ ئے اعتماد کړے دے او دا ډیره لویه زمونږ Responsibility جوړیږی چې مونږ د ذمه وارئ احساس اوکړو او شکر الحمدللہ میں بہت فخر سے کہتا ہوں کہ یہ اسمبلی قانون سازی میں تمام اسمبلیوں سے 'لیڈنگ رول' ادا کر رہی ہے، تو ہمارے لئے کریڈٹ جاتا ہے۔ (تالیاں) میں اپنے معزز اراکین اسمبلی سے، سب سے ریکویسٹ کروں گا کہ تمام ممبران جو ہیں ناں، وہ وقت کی پابندی کریں اور اسمبلی کی کارروائی میں دلچسپی لیں کیونکہ یہ اس کیلئے عوام نے ہمیں مینڈیٹ دیا ہے۔ شکریہ جی۔ میں ابھی روٹین ایجنڈے کے اوپر، میڈم راشدہ رفعت! اچھا اس میں لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں یہ بھی ہے تو Already اس کو ہم نے Detailed بحث کیلئے پیش کیا ہے تو اس پہ وہ Detailed discussion ہو جائے گی، اس کو میں پینڈنگ کرتا ہوں۔ اچھا اور یہ دوسرا جو ہے ناں، مسٹر ضیاء اللہ خان بنگش نے Withdraw کیا ہے۔ Sardar Aurangzeb Nalotha, MPA, to please move his call attention notice.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک انتہائی اہم نوعیت کے مسئلے کی جانب دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ حالیہ طوفانی بارشوں نے ضلع ایبٹ آباد کے مختلف علاقوں میں تباہی مچائی ہے اور مختلف علاقوں میں مکانات منہدم ہو گئے ہیں جنہیں مالی مدد کی ضرورت ہے اور کچھ سڑکوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ روڈز کی دیواریں اور پلیاں گری ہیں، لینڈ سلائیڈ نگ کی وجہ سے ابھی تک چند سڑکیں بند پڑی ہیں، عوام کو دیہاتی علاقوں میں سخت تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا حکومت سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ حلقہ PK-47 میں بند سڑکوں اور ضلع ایبٹ آباد میں بند سڑکوں کو کھولنے کیلئے فنڈ مہیا کیا جائے تاکہ بذریعہ بلڈوزر یہ سڑکیں کھولی جائیں اور دیواریں اور پلیاں بھی تعمیر کی جائیں۔ جناب سپیکر صاحب! یہ تقریباً دو آڑھائی مہینے ہو گئے ہیں اور خصوصاً جو رابطہ سڑکیں ہیں، وہ بند ہیں اور محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی جو سڑکیں تھیں، وہ تو انہوں نے کھول دی ہیں اور جب انہیں ہم نے کہا ہے کہ یہ سڑکیں بھی آپ مہربانی کر کے کھول دیں، ہمیں ڈوزر مہیا کریں تو انہوں نے کہا یہ ڈسٹرکٹ کونسل کے روڈ ہیں، لنک روڈز جو ہیں تو یہ ڈسٹرکٹ کونسل والے کھولیں گے۔ ان سے رابطہ متعدد بار کیا لیکن وہ کبھی Estimate کا

کہہ رہے ہیں، ہم بنائیں گے، کبھی کہہ رہے ہیں فنڈ نہیں ہیں، تو جناب سپیکر صاحب! جو دیہاتوں میں لوگ رہتے ہیں، انہیں سخت پریشانی کا سامنا ہے، روڈ بند ہیں اور جو سلائیڈنگ ہوئی ہے، کچھ لوگوں نے اپنی مدد آپ کے تحت روڈ کھولے ہیں لیکن میں آپ کو بتاؤں، ایک روڈ جو ہے وہ لوگوں کی مدد سے کھولا ہے، وہاں سے تنگ ایک راستہ تھا اور جیپ بھی وہاں سے گری ہے، تو ابھی تک جناب سپیکر! اس کے اوپر کوئی توجہ ڈسٹرکٹ کونسل کی طرف سے نہیں دی جا رہی ہے، اسلئے میں کال اٹینشن نوٹس لایا ہوں ایوان میں تاکہ حکومت کے سامنے یہ چیز رکھوں کہ یہ لوگوں کی تکلیف کا ازالہ کب ہوگا؟ اور دوسری بات جناب سپیکر صاحب! جو مکان گرے ہیں، مکانات گرے ہیں لوگوں کے، ان میں کچھ Genuine cases، جو Genuine cases ہیں، میں یہ نہیں کہتا کہ سو فیصد جن لوگوں نے درخواستیں دی ہیں، ان کی مالی مدد کی جائے لیکن جن لوگوں کے Genuine cases ہیں جن کے گھر گرے ہیں، مال مویشی اس میں مر گئے ہیں، ان کی ضروریات کا جو سامان تھا، اس میں لاکھوں روپے کا ضیاع ہوا ہے، تو وہ مکانات کیلئے اس وقت تک صرف ڈی سی صاحب پٹواری کو لکھ دیتے ہیں اور وہ جا کر اس کی رپورٹ بنا کر دے دیتے ہیں اور ابھی تک ان کا کوئی حل نہیں نکلا ہے۔ تو میں یہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جن لوگوں کے گھر گرے ہیں، Genuine جو کیسز ہیں، وہ برائے مہربانی ان کو بھی مالی مدد دی جائے اور جو سڑکیں ہیں جناب سپیکر صاحب! رابطہ سڑکیں جو چھوٹے چھوٹے دیہات ہیں، ان تک جو سوزوکی یا کوئی جیپ جاتی ہے تو ابھی تک وہ دو ڈھائی مہینوں سے وہ روڈ بند ہیں، کوئی اس کیلئے زیادہ فنڈ کی ضرورت نہیں ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ انہیں پختہ کیا جائے یا ان کو جو ہے، اتنا پیسہ دیا جائے کہ وہ دوبارہ تعمیر، ان کی بھی انہیں ضرورت ہے لیکن فی الحال بلڈوزر، ان سڑکوں کو کھولنے کیلئے بلڈوزر دیئے جائیں تاکہ کم از کم وہ روڈ کھل سکیں اور لوگوں کی تکلیف میں کمی کا باعث ہو۔

<u>جناب سپیکر:</u> جناب عارف، عارف صاحب، عارف یوسف۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> جناب سپیکر صاحب! میں بھی اسی کے ساتھ ہی ایک بات کرنا چاہتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی جی، جی، جی سپلیمنٹری۔

<u>محترمہ آمنہ سردار:</u> جناب سپیکر سر، یہی مسئلہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> آمنہ سردار!

محترمہ آمنہ سردار: سر! یہی مسئلہ وہ، جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ یہی مسئلہ PK-48 میں بھی ہے اور PK-45 میں بھی ہے اور تین مہینے سے ہم محکموں میں خوار ہو رہے ہیں، کر رہے ہیں اور رابطہ سڑکیں جو ہیں، 'مین' سڑکیں تو سی اینڈ ڈبلیو نے کر دیں لیکن رابطہ سڑکوں کا بہت زیادہ مسئلہ چل رہا ہے جناب سپیکر صاحب! بالکل جو نلوٹھا صاحب نے ایک تصویر کشی کی ہے، بالکل یہی حالات ہمارے PK-48 میں بھی ہیں اور PK-45 میں بھی ہیں۔ میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی کہ اس کو بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: سردار فرید!

محترمہ آمنہ سردار: بہت شکریہ۔

سردار فرید احمد خان: سپیکر صاحب! یہ جو نلوٹھا صاحب نے یہ توجہ دلائی ہے، Same یہی کنڈیشن ہے اور اب کیونکہ جتنا بھی ایریا ہے، یہ سنو فال ایریا ہے اور اب موسم بھی خراب ہے تو برف کے بعد یہ زیادہ مشکل پیش آئیگی، اس وجہ سے کہ یہ سارا جتنا بھی ایریا ہے، میرا PK-45 جو ہے اس میں سارا سنو فال ایریا ہے تو یہ اور مشکل بڑھ جائیگی۔ اس وجہ سے Same یہی پوزیشن ہے، جو ڈسٹرکٹ کونسل کے روڈ ہیں جو دوسرے 'مین' روڈز تھے، وہ تو سی اینڈ ڈبلیو نے کلیئر کر دیئے ہیں مگر جو ڈسٹرکٹ کونسل کے روڈز تھے، سنگل روڈز تھے، وہ سارے بلاک ہیں اور جی ڈی اے کے پاس بھی، کیونکہ یہ ایریا بھی ان کے اس میں آتا ہے، اگر ان کو ریکویسٹ کی جائے جس طرح بھی ہے، یہ تین مہینے سے یہ پینڈنگ میں جا رہا ہے جی، یہ سارا مسئلہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: عارف یوسف صاحب!

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): شکریہ جناب سپیکر۔ سر! اس میں اس طرح ہے کہ یہ جو سوال انہوں نے کیا ہے، یہ دو حصوں میں یہ سوال ہے، ایک تو ریلیف اینڈ 'ری ہیبلی ٹیشن' اور دوسرا یہ سی اینڈ ڈبلیو سے تعلق رکھتا ہے لیکن سی اینڈ ڈبلیو سے نلوٹھا صاحب نے فرمایا کہ روڈز کلیئر ہو چکے ہیں، صرف رابطہ سڑکوں کا آپ کا پرابلم ہے، تو اس میں ایک تو یہ ہے کہ جن لوگوں کے مکان گرے ہیں یا جو جن کے مال مویشی وہ ہوئے ہیں، وہ باقاعدہ ایک پورا پروسیجر ہے، شاید آپ کو مل بھی گیا ہو کہ وہ اگر وہاں پہ باقاعدہ ڈی سی سے Apply کریں گے تو ان کو پروسیجر کے ساتھ ایک فارم ہوتا ہے، Fill کرتے ہیں اور پھر ان کو مل جاتا ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر وہ کریں گے تو ان شاء اللہ اس پروسیجر میں یہ ساتھ لگا ہوا ہے، شاید آپ کے ساتھ بھی، جو جو ہے وہ پوری پالیسی ساتھ لگائی گئی ہے، ان شاء اللہ

اس پر مل جائے گا۔ دوسرا اگر سڑکوں کا اس طرح مسئلہ ہے، رابطہ سڑکوں کا آپ کا مسئلہ ہے تو میں فلور آف دی ہاؤس پہ ان کو یقین دلاتا ہوں کہ ان شاء اللہ میں باقاعدہ خود ان سے رابطہ کروں گا اور انسٹرکشنز میں ان کو دیتا ہوں کہ پندرہ دنوں میں باقاعدہ وہ جو روڈز ہیں، باقاعدہ کھولے جائیں اور رابطہ سڑکیں عوام کی سہولت کیلئے بالکل کھولی جائیں جی۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! یہ جو منسٹر صاحب نے یقین دہانی کرائی ہے، پندرہ دنوں کے اندر اندر اگر روڈ کھول دیتے ہیں تو میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جو بات انہوں نے کی ہے کہ مکانات کے حوالے سے باقاعدہ ایک پروسیجر ہے، میں نے کہا ہے کہ وہ پروسیجر Adopt ہو چکا ہے، جو مکانات لوگوں کے گرے ہیں، وہ باہر بیٹھے ہوئے ہیں، ٹینٹوں میں بیٹھے ہوئے ہیں، آگے برف باری کا موسم آ رہا ہے ہماری طرف، تو وہ بیچارے کس طرح گزارہ کریں گے؟ میں یہ نہیں کہتا کہ سو فیصد بے شک لوگ درخواستیں دیتے ہیں، ایک مکان گرتا ہے تو سو درخواستیں آتی ہیں، جو Genuine case ہے، جن لوگوں کے مکان گرے ہیں اور ان کے پاس سر چھپانے کی جگہ نہیں ہے، انہیں فی الفور حکومت ڈی سی صاحب کو ہدایت کرے یا جو بھی ان کا ریلیف ادارہ ہے تو جن کے مکانات ہیں، مالی امداد انہیں دی جائے تاکہ وہ دوبارہ اپنے مکانات تعمیر کر سکیں۔

جناب سپیکر: آپ مطمئن ہے جی؟ جی، سید جعفر شاہ صاحب، اس کے بعد یہ وضاحت کر لینا۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سوات نہ صرف سیاحت بلکہ ہاتھ سے بنی ہوئی اشیاء، ہینڈی کرافٹس کی وجہ سے قومی اور بین الاقوامی سطح پر شہرت رکھتا ہے جن میں اسلام پور ووڈن اینڈ وولن انڈسٹری اور شاگرام اور اس طرح بحرین میں گرم کپڑوں کی تیاری اور بحرین کالام وغیرہ، مدین میں مقامی گلکاری اور دستکاری، خوازہ خیلہ فتح پور میں لکڑی کی مصنوعات کی تیاری اور دیگر اشیاء شامل ہیں لیکن حکومتی توجہ نہ ہونے کی وجہ سے ان برآمد کے قابل مصنوعات سے خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکا، لہذا حکومت اس بارے میں وضاحت فرمائے کہ کوئی اس طرح کا منصوبہ وہ رکھتی ہے کہ ان گھریلو مصنوعات کو ترقی اور ترویج دیدے یا کوئی پلان ہے؟ اور اگر نہیں ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو آئندہ بجٹ میں شامل کریں۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: جناب منعم صاحب!

جناب عبدالمنعم (معاون خصوصي برائے صنعت و حرفت): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر صاحب! عرض دا دے چې یره اولنے سوال خو د ده دا دے چې یره دا برآمد کوی نو مونږ د دې قسمه بهر د دې څه برآمدګی نه کوؤ جی، زمونږ دا محکمه چې ده، ایس آئی ډی پی کوی خو هغه چونکه مرکز سره ده، دویم جی صنعت تاسو خبره اوکړه د ګلکارئ د پاره مونږ خو سوات کښې د بجلئ صورتحال تاسو ته معلوم دے، د دې د وجې نه تقریباً دا خلق زمونږ نه شفټ شو خو د دې سره سره مونږ دا کړی دی چې په دې سپرمارکیټ اسلام آباد کښې او پیښور کښې د دې د پاره مونږ سنټرې کهلاؤ کړی دی او هغې کښې هغه خلقو، د سوات خلقو ته مناسب فائده ملاویږی۔ چونکه تاسو ته د بجلئ حالات معلوم دی چې هر څه زمونږ نه په خکته روان دی، ګټه پرې مونږ د دې ځائې نه لیږو، بجلی ورپسې هم د کے پی کے نه ده او مزدوران ورپسې هم لیږو ځکه تجربه زمونږ د خلقو ده، نو هر څه په خکته، زمونږ بنیادی مسئله د بجلی ده او دا یو شے بغیر د بجلئ نه نه چلیږی جناب سپیکر صاحب! البته د سوات رحیم آباد کښې مونږ د قیمتی ګټو د کټ کولو د پاره یو پروګرام جوړ کړے دے چې په هغې به پچاسی ملین خرڅ راځی خو ان شاء اللّٰه هغه لا مطلب دے په پراسیس کښې دے، کاغذونه مونږ پیپرورک روان دے خو چې کله هم وی ان شاء اللّٰه نو هغه به عملی جامه ورته دغه کوؤ خو چې کله د هغې هغه رپورټ راشی، د دې ډونرز سره هم زمونږ خبره شوې ده په دې تیر دوه درې میاشتې مخکښې زمونږ یو پروګرام شوے وو په اسلام آباد کښې نو چې د هغې منظوری راشی، دا ملټی ډونرز ټرسټ فنډ تیر شوې میاشت کښې مونږ ورسره میټنګ شوے دے خو چې هغوی نه څه منظوری راغله، ان شاء اللّٰه خپله صوبه تاسو ته معلومه ده، بیا دومره هغوی سره دغه نشته خو که هغوی څه راکړل ان شاء اللّٰه، هغې کښې به مونږ، بس سوات به پکښې هم ښکلے شی او ورسره شانګله به هم ښکلې کړو جی۔

جناب شاہ حسین خان: ورسره دیر هم ښکلے کړه۔

معاون خصوصي برائے صنعت و حرفت: دیر خیر ښکلے دے، فنډ ټول تاسو ته درکوؤ۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: جی سوات او شانگله خو ښکلی دی، خلق ئے هم ښکلی دی، داسې ده جی چې منسټر صاحب ډیر (قہقہہ) فریاد اوکړو خو دا ده چې دا درې نیم سوه ډیمونه چې جوړیږی نو دې باندې به کار او نشی جی؟

جناب سپیکر: جی۔

معاون خصوصی برائے صنعت وحرفت: هغه به جوړ شی ان شاء الله، کار پرې روان دے خو ډیمونه نه دی تاسو ته مخکښے مونږ تشریح د هغې کړې وه چې یره دا ډیمونه نه دی، دا یو څو جنریټرې دی، سسټم دی خو بهرحال زمونږ بجلی به اوس هم که مونږ ته مرکز پریږدی جی کنه، زمونږ اوس هم ضرورت نشته، دا خو مونږ مرکز له زور ور کوؤ، زمونږ په شانګله کښې110 میګاواټ بجلی اوس پیدا کیږی چې مونږ له ترې دوه میګاواټ راکړی، زمونږ شانګله کښې به چوبیس ګهنټې بیا لوډ شیډنګ نه وی خو مونږ ته څه شے پریږدی نه مرکز، نو نلوټها صاحب په قهر نشی خو څه شے پریږدی نه جی، په مخه په ښکته راکاږی۔

جناب سپیکر: جی، جعفرشاه صاحب! بس کال اټینشن وو۔

جناب جعفر شاہ: دا یو خبره ورته کوم جی، دا ریکویسټ به ورته کوم چې خیر دے بجلی هم نشته، لوډ شیډنګ هم مسئله ده، ډیرې مسئلې راپیښې دی خو دوئ د دا قدرله مهربانی اوکړی چې کوم خلق د دې لوډ شیډنګ او د دې مشکلاتو باوجود هم دا اشیاء تیاروی، اوس لکه اسلام پور کښې جی ډیر په ښه مقدار باندې دا تیاریږی نو زه وایم چې ډیپارټمنټ د دا Facilitation اوکړی چې دا مونږ ایکسپورټ کړو، نو دغه به مې ریکویسټ وی۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: هغې سره خو جی مونږ دې سمال انډسټریز ان شاء الله تعالیٰ مونږ، تاسو هغه بله ورځ یو MoU سائن کړې ده، بیس بیس لاکھ روپئ ورته مونږ بلاسود قرضه ورکوؤ، ان شاء الله هغه به ورته هم سټارټ کړو جی، نور، خدائے د تا۔۔۔۔

جناب سپیکر: مسٹر محمد شیراز خان!

جناب محمد شیراز: شکریہ جناب سپیکر۔ میں اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ ضلع صوابی میں ٹوبیکو سیس برائے سال 14-2013 اور اب 15-2014 اب تک ریلیز نہیں ہوئے ہیں۔ جناب عبدالکریم صاحب، ایم پی اے نے پروڈکشن ایریا غلط ہونے کی تفصیل ہاؤس میں پیش کی، اس غلطی کی تصحیح ہو چکی ہے، متعلقہ منسٹر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے ہاؤس میں یقین دہانی بھی کرائی تھی لیکن اب تک ٹوبیکو سیس ریلیز نہیں ہوئے۔ میری اس ہاؤس سے اور آپ کے آنریبل چیئر سے یہ ریکویسٹ ہے کہ آپ تصحیح شدہ پروڈکشن ایریا کے مطابق ہر حلقے کو ٹوبیکو سیس ریلیز کرنے کا حکم صادر فرمائیں۔

جناب سپیکر! عجیب بات ہے کہ اس ہاؤس میں کوئی بات بھی جس وقت سامنے آتی ہے تو دوسری طرف سے اس کی یقین دہانی کرائی جاتی ہے کہ بس ٹھیک ہے، یہ ہو جائے گا لیکن اسی طرح جس طرح ٹوبیکو سیس کا معاملہ ہے یا اس کے علاوہ ہائیڈل پرافٹ کا معاملہ ہے، جس طرح ٹوبیکو سیس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس طرح کرتے ہیں، منسٹر 'کنسرنڈ' نہیں ہیں، اس کو پینڈنگ کرتا ہوں، Next day پہ آپ کے لے لیں گے اس کو۔

جناب محمد شیراز: جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جی!

جناب محمد شیراز: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: شاہ حسین خان!

جناب شاہ حسین خان: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! کہ تاسو لہ یاد وی جی، د نن نہ یو پینځہ شپږ میاشتې مخکښې د دې، دې مختلفو محکمو کښې سول سیکرټریټ کښې د منصوبہ سازی افسران دی، پلاننگ پروفیشنلز۔ د دې بارہ کښې ما خبرہ کړې وہ، ما وئیل د دوئ سروس سټرکچر نشتہ، چې هغوی تہ سروس سټرکچر ملاؤ شی نو یو خو بہ دوئ تہ د ترقئ مواقع بہ ورتہ ملاؤ شی، بل بہ دا اوشی چې د دوئ پہ خدماتو کښې بہ نکھار راشی او دریمہ خبرہ دادہ چې دوئ بہ بیا د یوې محکمې نہ بلې تہ ټرانسفر کیدے شی۔ کہ یو افسر ډیر ښہ وو نو خو محکمہ بہ ښہ چلیږی، کہ فرض کړہ هغہ افسر ښہ نہ وو، د هغہ محکمہ کہ کار خرابیږی نو هغې تہ بیا ځوک دغہ بدلولے نشی، نو دوئ تہ سروس سټرکچر ملاؤ

شی، نو شاه فرمان خان ما ته یقین دهانی را کړې وه چې دیکښې به زر تر زره کار اوشی۔ اوس د هغې نور کار شوے دے جی، سفارشات ټولو محکمو لیږلی دی، صرف نوټیفیکیشن پاتې دے، نو تاسو د خپل چیئر نه مهربانی اوکړئ دا آرډر ایشو کړئ چې دا-----

جناب سپیکر: ته دا سې اوکړه چې ته باقاعده نوټس مونږ ته را کړه۔

جناب شاه حسین خان: دې باندې خو ما خبرې کړې دی مخکښې، Already-----

جناب سپیکر: نو مطلب دے-----

جناب شاه حسین خان: او شاه فرمان خان د دې جواب خو هغه راکړے وو خو اوس لږه جلدی پرې-----

جناب سپیکر: زه Basically ایشو باندې، زه ایشو باندې پوره کلیئر نه یم، ته ما ته هغه دغه راکړه، Written کښې راکړه-----

جناب شاه حسین خان: ښه جی۔

جناب سپیکر: چې څه پروسیجر وی، هغه به اوکړو ان شاء الله

جناب شاه حسین خان: ښه جی، صحیح ده، مهربانی، مهربانی۔

ہنگامی قانون کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Honourable Special Assistant to honourable Chief Minister, to please lay on the table of the House the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education and Vocational Training Authority Ordinance, 2014.

Mr. Arif Yousaf (Special Assistant for Law): Sir, I beg to lay on the table of the House the Khyber Pakhtunkhwa, Technical Education and Vocational Training Authority Ordinance, 2014.

Mr. Speaker: It stands laid. Honourable Minister for Law, on behalf of honourable Chief Minister to please introduce before the House the Khyber Pakhtunkhwa, Wildlife and-----

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر صاحب! په پوائنټ آف آرډر باندې خبره کوم۔

جناب سپیکر: جی جی، جی۔ جی جی، مولانا صاحب، بس ایک آدمی بات کرے، مجھے پتہ ہے، وہ آپ کا خطاب میں نے سنا ہے۔

قائد حزب اختلاف: بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر، یہ جو اس وقت بل ٹیبل کیا گیا ہے، ٹیکنیکل ایجوکیشن کے حوالے سے، ایک تو تمام جتنے بھی اس کے اہلکار ہیں، اسمبلی کے باہر بھی ان کا احتجاج شروع ہے اور ہم نے ان کی تفصیل سے وہ باتیں بھی سنی ہیں جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! ایک طرف تو ہم ایجوکیشن کی ایمرجنسی کی بات کرتے ہیں اور ہمیں سمجھ میں نہیں آرہا ہے، اگر ایمرجنسی کا مطلب یہی ہے، ٹیکنیکل ایجوکیشن مطلب انتہائی اہم ایجوکیشن ہے، چاہیئے کہ ہم اس میں مزید کوئی پیشرفت کرتے، مزید کوئی اقدامات ہمارے ایسے ہوتے کہ ہم پورے پاکستان سے دوسرے صوبوں سے کوئی بہتر ہم ٹیکنیکل ایجوکیشن قوم کو دے سکتے، قوم کے بچوں کو دے سکتے، اس میں کوئی سہولیات مزید پیدا کرتے اور ہم ادھر ایمرجنسی کی بات، اگر ایمرجنسی کا مطلب جناب سپیکر! یہی ہے کہ ہم نے پرائیویٹ کر کے اپنی جان چھڑانی ہے اور اپنی ذمہ داریاں جو ہیں ناں، وہ ہم نے پرائیویٹ لوگوں کے سر پہ ڈالنی ہیں، تو جناب سپیکر! پھر وہ باتیں کہاں گئیں جو آپ جلسوں میں ایجوکیشن کے حوالے سے کہ جی نہیں ہم نے تو منسٹری بھی ایجوکیشن کی اپنے پاس رکھنی ہے، دوسرے Allies کو ہم نہیں دیں گے تاکہ ہم اس میں کوئی کام کر سکیں اور کام ایسا ہو کہ جو صوبے اور عوام اور قوم کی بہتری کیلئے ہو، تو ہمیں تو یہ چیز نظر نہیں آرہی ہے اور جو ڈیڑھ سال کا عرصہ گزرا جناب سپیکر! وہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے کہ جو ایجوکیشن کے حوالے سے اعلانات کئے گئے تھے اور نصاب تعلیم کے حوالے، یکساں نظام تعلیم کے حوالے سے، طبقاتی نظام کے حوالے سے، تو جناب سپیکر! ہم یہ کس طرف جا رہے ہیں؟ تو لہذا سپیکر صاحب! ہماری یہ ریکویسٹ ہے کہ اس کو باقاعدہ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس پہ بحث ہو سکے کیونکہ ہم آگے عوام کے حوالے سے فیصلے کرنے جا رہے ہیں، بل آرہا ہے اس میں اور ہم پرائیویٹائزیشن کی طرف جا رہے ہیں تو ہمیں اس پر ڈسکشن کرنی چاہیئے تاکہ اس کا کوئی بہتر حل نکالا جا سکے اور بہتری کیلئے ہم کوئی فیصلہ کر سکیں۔ تو یہ میری ریکویسٹ ہے۔

جناب سپیکر: اس کیلئے باقاعدہ آپ پروسیجر Adopt کر لیں، اس کیلئے اوپر اگر آپ کوئی امنڈمنٹ کرنا چاہیں، لیکر آئیں اور جو پروسیجر ہے، ان شاء اللہ اس پروسیجر کے مطابق ہم آگے پھر دیکھیں گے۔ جی،

Basically دا د سلیکٹ کمیٹی سٹیج نہ دے ، دا چې کله Consideration stage ته لاړ شی، هغه ټائم به تاسو بیا ریکویسټ کوئ نو هغه بیا مونږ دغه کوؤ۔ تاسو امنډمنټس دیکښې دغه کړئ جی۔ جی جی، زرین ګل، زرین ګل صاحب۔

جناب زرین گل: ډیره مننه، محترم سپیکر صاحب۔ دا ټیوټا آرډیننس دا کوم چې دوئ ټیبل کوی، محترم سپیکر صاحب! ستاسو توجه غواړم۔ دا ټیوټا آرډیننس دا کوم چې دوئ ټیبل کوی نو دا خو Subjudice دے ، دا خو Subjudice دے ، دا خو هغه دغه خبره ده وائی خړ دریاب او ړانده مهی، نو مخکښې خو د دې تحقیق اوکړئ، دا Subjudice دے۔

جناب سپیکر: او دا دے چې دا خو Lay شو، مونږ ته نوټس نه دے راکړے ، اوس چې کوم Consideration stage کښې راشی نو بیا چې ستاسو څه پروسیجر وی، د هغې مطابق به کوؤ، هغه خو به Already چې کوم پروسیجر دے ، د هغې مطابق به بیا کوؤ چې ټائم راشی۔

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Ji, item No. 09: Honourable Minister for Law, Arif Yousaf, on behalf of-----

Special Assistant for Law: Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Wildlife Biodiversity Protection Reservation Conservation and Management Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 10: On behalf of, honourable Minister for Law, Arif Yousaf.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سروس ٹریبونل مجریہ 2014 کا متعارف کرایا جانا

Special Assistant for Law: Thank you. I, on behalf of the Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Services Tribunal (Amendment) Bill, 2014 in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. On behalf of honourable Minister for Law, Arif Yousaf.

مسودہ قانون (ترمیمی) مجریہ 2014 کا متعارف کرایا جانا
(ایمرجنسی ریسکیو سروسز)

Special Assistant for Law: Thank you, Sir. I, on behalf of the honourable Chief Minister, introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Emergency Rescue Services (Amendment) Bill, 2014, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Honourable Senior Minister for Health.

مسودہ قانون کا متعارف کرایا جانا

Mr. Shahram Khan {Senior Minister (Health)}: Thank you, Mr. Speaker. I intend to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Protection of Breast Feeding and Child Nutrition Bill, 2014, in this House.

Mr. Speaker: Its stand introduced.

Senior Minister (Health): Thank you.

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 25 نومبر 2014ء بعداز دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)